خیر الناس من ینفع الناس

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی

Monthly

FAIZ-UL-ISLAM

Rawalpindi (ABC)

April 2024

اپریل 2024ء بمطابق رمضان المبارک/شوال 1445ھ

زیر سرپرستی انجمن فیض الاسلام راولپنڈی

فیض الاسلام ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ فیض آباد کے سالانہ تقسیم اسناد کی تقریب
میں صدر انجمن، جنرل سیکرٹری، جوائنٹ سیکرٹری و دیگر عہدیداران نے شرکت کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان اور دیگر اہم ممالک میں پڑھا جانے والا کثیر الاشاعت دینی وعلمی مجلہ

اسلامی شعائر، ثقافتی اقدار، تعلیمی ترقی اور معاشرتی اصلاح و بہبود کا داعی

آغاز اشاعت 1949ء

بانی مدیر راجہ غلام قادر (مرحوم)

ABC سے باقاعدہ تصدیق شدہ

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی

جلد نمبر 76	اپریل 2024ء بمطابق رمضان المبارک/شوال ۱۴۴۵ھ	شمارہ نمبر 4

مجلس ادارت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	مدیر اعلیٰ
راجہ محمد صابر حسین	مدیر منتظم/طابع وناشر
قاری خورشید احمد	مدیر
محمد بدر منیر	مدیر رابطہ کاری

مجلس مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	(صدر)
محترمہ اظہار فاطمہ	(سینئر نائب صدر)
لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	(نائب صدر اول)
انجینئر صلاح الدین رفاعی	(نائب صدر دوم)
گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)	(جنرل سیکریٹری)
طاہر ضیاء	(جوائنٹ سیکریٹری)
راجہ محمد صابر حسین	(سیکریٹری مالیات)
محمد بدر منیر	(سیکریٹری نشرواشاعت)

مندرجات

ارشادات		۲
حمد باری تعالیٰ	مولانا مفتی محمد شفیعؒ	۳
نعت	مولانا احمد رضا خان بریلویؒ	۴
اداریہ	پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	۵
القرآن	قاری خورشید احمد	۶
درس حدیث	پروفیسر مرغوب احمد توفیق	۸
روزہ رکھنے کے 90 فائدے	جسٹس (ر) مفتی تقی عثمانی	۱۱
روزے کا تاریخی پس منظر	شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی	۱۳
عید الفطر	ڈاکٹر انیس احمد	۱۸
فطرانہ عید	قاری خورشید احمد	۲۲
پانچ نعمتوں کو غنیمت جانو	پیر کرم شاہ ازہریؒ	۲۶
صفات مومنین	ڈاکٹر محمد میاں صدیقیؒ	۳۰
زکوٰۃ، عشر اور صدقات کا نظام	محمد منیر احمد	۳۳
☆	لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	۳۷
اطلاعات انجمن	مرتب: تاج محمد جان	۳۸

رسالے کے مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

زر اشتراک: پاکستان فی پرچہ 100 روپے، سالانہ 1000 روپے

طابع وناشر: راجہ محمد صابر حسین فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی
مقام اشاعت اقبال روڈ راولپنڈی، فون صدر دفتر: ۵۵۳۲۹۰۹،۵۷۷۲۹۰۹
فیض آباد: ۴۵۷۵۶۸۸_۴۵۷۵۶۸۷ مندرہ: ۰۵۱_۳۵۹۱۷۰۵

E-Mail:appnaghar2002@yahoo.com & faiz-ul-Islam@anjumanfaiz-ul-Islam.com

Web site:http://www.afir.org.pk

القرآن

اے ایمان والو۔! اگر تم کافروں کے کہنے پر چلو گے تو وہ تمہیں اُلٹے پاؤں پھیر دیں گے، اور تم مشکلات کا شکار ہو جاؤ گے۔ سوچ لو۔! وہ ہرگز تمہارے مددگار نہیں بن سکتے۔ تمہارا مددگار صرف اللہ ہے، اور وہ بہترین مددگار ہے۔[آل عمران (۳) ۱۴۹]

فرمان رسول ﷺ

جس شخص کو حکومت کا کوئی عہدہ سونپا گیا، اور اس وقت اس کے پاس رہنے کا مکان نہ تھا، تو وہ اپنے رہنے کے لیے ایک گھر لے سکتا ہے۔ اس کے پاس کوئی ملازم نہ ہو تو ایک ملازم لے لے، سواری نہ ہو تو سواری لے سکتا ہے، اس سے زیادہ لے گا تو وہ چوری کرنے والا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

قائداعظم نے فرمایا

ہر قسم کی احتیاج کو پورا اور ہر طرح کے خوف کو دور کرنا ہمارا مقصد نہیں ہونا چاہیے بلکہ وہ آزادی، وہ اخوت، وہ مساوات بھی حاصل کرنی چاہیے جس کی تعلیم ہمیں اسلام نے دی ہے۔

(کراچی کارپوریشن۔ ۲۵ اگست ۱۹۴۷ء)

فرمودۂ اقبال

مصلحتاً کہہ دیا مَیں نے مسلماں تجھے
تیرے نفَس میں نہیں، گرمیِ یوم النشور
ایک زمانے سے ہے چاک گریباں مرا
تُو ہے ابھی ہوش میں، میرے جنوں کا قصور!

حمد باری تعالیٰ

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

ترے دیکھنے کی جو آس ہے، یہی زندگی کی اساس ہے
میں ہزار تجھ سے بعید ہوں، یہ عجب کہ تو مرے پاس ہے

تیری ذات پاک ہے لازوال ہے، تری سب صفات ہیں بے مثال
تو بروں وہم و خیال ہے، تو ورائے عقل و قیاس ہے

کسی انجمن میں قرار دل، نہ کسی چمن میں بہار دل
کہوں کس سے حالت زار دل، کہ وہ ہر جگہ میں اداس ہے

ترا کچھ پتہ بھی جو پا گیا، وہ تمام جہان پہ چھا گیا
اسے اب کسی سے امید ہے، نہ کسی سے خوف و ہراس ہے

نعت

مولانا احمد رضا خان بریلوی

واہ! کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرا تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّا تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیمؔ نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا

اَغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا جاتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا، عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

آسماں خوان و زمیں خوان و زمانہ مہماں
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا، تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں، جگر تازہ ہوں جانیں سیراب
سچے سورج! وہ دل آرا ہے اُجالا تیرا

دل عبث خوف سے پتہ سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا، مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے، غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقا تیرا

خوار و بیمار و خطاوار و گنہگار ہوں میں
رافع و دافع و شافع، لقب آقا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

دور کیا جانیئے بدکار پہ کیسی گزرے
تیرے ہی در پہ مرے، بیکس و تنہا تیرا

تیرے صدقے، مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے، اور لاڈلا بیٹا تیرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

انجمن فیض الاسلام کے لیے خاص طور پر اور مملکت خداداد پاکستان کے لیے عام طور پر اپریل کا مہینہ بہت اہم ہے۔1943ء میں جب بنگال میں قحط سالی کی بناء پر ہزاروں مسلمان بچے یتیم ہو گئے اور لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن گئے تو بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ کے حکم پر 2اپریل 1943ء کو راولپنڈی میں انجمن فیض الاسلام یتیم خانہ کی بنیاد رکھی گئی اور راجہ غلام قادر کی معیت میں بنگال سے 30 یتیم بچے لائے گئے جو بعد میں جوان اور تعلیم یافتہ ہو کر پاکستان کا اہم اثاثہ بن گئے۔ یوں 1943ء میں قائم شدہ یتیم خانہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک بہت بڑا ادارہ بن گیا ہے جس کے پانچ مراکز میں ایک ہزار کے قریب یتیم اور بے سہارہ بچے نہ صرف پل کر جوان ہو رہے ہیں بلکہ انجمن کے پانچ سکولوں اور ٹیکنیکل کالجوں میں اساتذہ کی محنت سے اور مخیّر حضرات کے بھرپور تعاون سے مستفید ہو کر ملک وقوم کے مختلف شعبوں میں اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم سب رمضان المبارک کی برکتوں سے مستفید ہو رہے ہیں اور اپریل میں عیدالفطر کی خوشیوں سے بھی ہمیں اللہ نوازے گا پھر اس پر ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ہم سب مل کر پاکستان کی قوم کو دنیا کی معزز اقوام میں شامل کریں گے تاکہ پاکستانی قوم کی دنیا میں عزت ووقار ہو۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ وطنِ پاکستان اور جدید دور میں اسلام کے سب سے بڑے شاعر حضرت علامہ اقبالؒ کی وفات بھی اسی مہینے یعنی 21اپریل 1938ء کو ہوئی جو اُمت مسلم کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ تھا۔ بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظمؒ نے دسمبر 1938ء میں پٹنہ میں منعقدہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں صدارتی خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''ڈاکٹر سر محمد اقبال کی وفات برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ وہ میرے بہترین ذاتی دوست تھے۔ وہ جدید دور میں اسلام کی بہترین شاعری کرتے تھے۔ جب تک اسلام زندہ ہے اقبالؒ بھی زندہ رہے گا۔ اقبالؒ کی شاعری دراصل مسلمانانِ ہند کے دل کی آواز ہے جو ہمارے لیے اور ہماری آنے والی نسلوں کی رہنمائی کرتی رہے گی''

شعبان اور رمضان المبارک کے مہینے میں جن مخیّر حضرات نے انجمن فیض الاسلام کے لیے دل کھول کر صدقات، خیرات، زکوٰۃ اور دیگر عطیات دیئے، میں اور میرے ساتھی ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو، آپ کے رشتہ داروں کو اور آنے والی نسلوں کو دین ودنیا کی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد

(تمغہ امتیاز)

مدیر اعلیٰ

القرآن

عفو و درگزر، مشورہ کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ پر توکل

قاری خورشید اح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ج وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ
ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

[سورۂ آل عمران (۳)، آیت نمبر: ۱۵۹ تا ۱۶۰]

ترجمہ:۔ اے نبیؐ! خدا کی مہربانی سے آپ نے ان لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کیا ہے اگر آپ سخت دل ہوتے تو آپ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔ تو اُن کو معاف کردو اور اُن کے لیے خدا سے مغفرت مانگو اور اپنے کاموں میں اُن سے مشورہ لیا کرو اور جب کسی کام کا مضبوط ارادہ کرلو تو خدا پر بھروسہ رکھو بے شک خدا بھروسہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اگر خدا تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے اور مومنوں کو چاہیے کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں۔

جنگ اُحد میں مسلمانوں سے زبردست کوتاہی ہوئی تھی اس لیے شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دل میں ناراض ہوئے ہوں گے اور انہوں نے ارادہ کرلیا ہوگا کہ آئندہ مسلمانوں سے مشورہ لینا چھوڑ دوں گا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے لطیف پیرائے میں مسلمانوں کی سفارش کی پہلے اپنی طرف سے معافی کا اعلان کردیا۔ کیوں کہ رسول ﷺ کا غصہ اور رنج خالص اپنے رب کے لیے ہی ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ کتنی بڑی رحمت ہے۔ کہ اس نے اپنے پیغمبر کو اس قدر خوش اخلاق اور نرم خو بنایا ہے۔ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تندخو یا سختی سے پیش آنے والے ہوتے تو کیا معلوم مسلمانوں سے اس معاملہ میں کیسا رویہ اختیار کرتے۔ یہ قوم آپ کے گرد جمع نہ رہ سکتی آپ مواخذہ سختی سے کرتے تو شرم وندامت کے مارے پاس بھی نہ آسکتے۔ اس طرح یہ لوگ بہت بڑی خیر و برکت سے محروم رہ جاتے اور اسلامی جماعت کا شیرازہ بکھر جاتا۔

ان کی اصلاح کی غرض سے آپ اِن کی کوتاہیوں کونظر انداز کر دیتے ہیں اب اگر چہ خدا انہیں معاف کر چکا ہے۔تاہم ان کی مزید دلجوئی کے لیے ہم سے ان کے لیے معافی طلب کیجئے تا کہ اُن کے ٹوٹے ہوئے دل مطمئن ہو جائیں۔ان سے ضروری معاملات میں مشورہ لیا کریں۔مشورہ کے بعد جب کوئی بات طے ہو جائے۔اور ارادہ پختہ ہو جائے۔تو خدا پر توکل کر کے اس پر سب قائم ہو جائیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بات ہم کتاب وسنت میں نہ پائیں اس میں کیا طریقہ اختیار کریں۔آپ نے فرمایا ''سمجھ دار اور خدا پرستوں سے مشورہ کرو اور کسی کی رائے پر عمل نہ کرو اس آیت اور حدیث سے باہمی مشورہ کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

پچھلی آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا تھا کہ اللہ پر بھروسہ کیجئے،اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ بھروسہ کے لائق اللہ ہی کی ذات ہے جو سب سے زبردست اور سب سے غالب ہے۔

جنگ اُحد میں مسلمانوں سے جو خطا اور کوتاہی ہوئی وہ اللہ تعالیٰ نے خود بھی معاف فرمادی۔اور سفارش کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اُس کی معافی دلوادی۔اس کے بعد انہیں یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ اے مسلمانو! کسی کے کہنے سننے میں نہ آؤ کفار اور منافقین کے چکموں میں نہ پھنسو غلط اور گمراہ کُن خیالات ذہن میں نہ لاؤ خدا پر بھروسہ رکھو،اگر اس کی مدد تمہارے شامل حال رہی تو کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آسکتی۔جس طرح بدر میں تم دیکھ چکے ہو کہ مشرکین کی تعداد تم سے تین گنا تھی۔سامانِ حرب اور تیاری میں تمہارا ان سے کوئی مقابلہ ہی نہ تھا،لیکن اللہ کی مدد آڑے آئی۔اور غیر متوقع حالات میں تمہیں غیر معمولی فتح نصیب ہوئی۔

یہ بات کئی بار بیان کی جا چکی ہے کہ جنگ میں فتح وغلبہ کا انحصار نہ سپاہیوں کی تعداد پر ہوتا ہے۔نہ سامانِ حرب کی کثرت پر بلکہ اس کے لیے ضروری شرط اللہ تعالیٰ پر مستحکم اور مضبوط ایمان ویقین ہے اور سب سے بڑھ کر خود اللہ تعالیٰ کا فضل ورحمت جن سپاہیوں کو زندگی اور دنیا کی ہر متاع سے زیادہ عزیز شئے اپنا ایمان ہے۔وہ اس کی برتری کے لیے جان تک کی بازی لگانے میں دریغ نہ کریں۔ان کے بازوؤں میں معمول سے کئی گنا زیادہ طاقت اور ارادوں میں کئی گنا زیادہ استحکام ہوتا ہے ایک کافر مشرک سپاہی جو محض دنیا کی متاع کے لیے لڑتا ہے۔وہ جان کی بازی لگانا ہرگز نہیں جانتا۔اسے جہاں جان کا خطرہ ہوا۔سب کچھ چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ایسے لوگ بزدل اور کمزور ہوتے ہیں اُن کے دل میں چور ہوتا ہے بازوؤں کی سکت جاتی رہتی ہے۔ان کی تعداد خواہ کتنی بڑی ہو مادہ بھیڑوں کے گلے کی مانند ہی ہوں گے مومنوں کا فرض ہے کہ اللہ پر توکل رکھیں اپنی پوری قوت لگا کر اور تمام کوششیں صرف کر کے اپنے معاملات کو اللہ کے سپرد کر دیں۔اور نتائج اس کے حوالے کر دیں۔

فیاضی کی کتنی بڑی شان ہے۔

ان کے علاوہ اعتکاف میں بیٹھنے کی بہت سی فضیلتیں ہیں۔معتکف دنیا کے دھندوں اور مشغلوں سے علیحدہ ہو کر تنہا یکسوئی سے اللہ تعالیٰ کے ذکر وعبادت میں منہمک ہو جاتا ہے۔اس کی توجہ اور دل ودماغ کا انتشار ختم ہو جاتا ہے۔وہ خالصتہً اپنے آپ کو بندگی کے لیے مخصوص کر لیتا ہے اور اس طرح قربِ الٰہی حاصل کرنے میں بڑی سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔

اعتکاف کے دوران انسان کو اپنے اعمال کا جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے وہ اپنی کمزوریوں اور نقائص پر نظر ڈالتا ہے۔ماضی کی غلطیوں پر ندامت کرتا ہے اور پھر گڑگڑا گڑگڑا کر توبہ کرتا ہے آئندہ کے لیے ان بداعمالیوں سے پرہیز کرتا ہے مستقبل میں نیکوکار بننے کا پکا ارادہ کرتا ہے۔

اعتکاف کے وقفہ میں انسان عام انسانوں سے بہت کم ملتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے لَو لگاتا ہے اور اس کے احکام میں غور وفکر کرتا ہے۔اس کے ارشادات کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے اپنے آپ کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسروں میں بھی اس اعلیٰ تعلیم کو پھیلاتا ہے۔ہمیں چاہیے کہ اعتکاف کی ان برکتوں کو حاصل کرنے کے لیے رمضان کے مبارک مہینہ میں اس سے فائدہ اٹھائیں۔

لیلۃ القدر

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ (الترغیب والترھیب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے عبادت کے لیے کھڑا ہو۔اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

لیلۃ القدر رمضان کی وہ مبارک رات ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔اس رات کی برکتیں ارشادِ الٰہی کے مطابق ہزار مہینوں کی برکات سے بڑھ کر ہیں اور اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ افضل ہے۔حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق یہ رات رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اور طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔

اس حدیث میں دو الفاظ تشریح طلب ہیں (۱) ثواب کی نیت اور (۲) کھڑا ہونا

ثواب کی نیت سے مراد یہ ہے کہ آدمی ریا اور دکھلاوے کے لیے یا کسی بدنیتی سے عبادت کے لیے کھڑا نہ ہو۔ بلکہ پورے اخلاص کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کھڑا ہو۔ ثواب کا یقین کر کے پورے اطمینان قلب کے ساتھ کھڑا ہو۔ جس قدر ثواب کا یقین اور اعتقاد زیادہ ہوگا۔ اتنا ہی عبادت میں مشقت کا برداشت کرنا آسان ہوگا جو شخص قربِ الٰہی میں ترقی کرتا جائے گا۔ عبادت میں اس کا انہماک اور اشتیاق بڑھتا جائے گا۔

کھڑے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھے یا کسی عبادت اور ذکر اذکار وغیرہ میں مشغول ہو۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ذکر و عبادت کے لیے خلوص دل سے کھڑے ہونے سے جو پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں وہ علماء کے نزدیک صغیرہ گناہ ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ قرآن پاک میں جہاں کبیرہ گناہوں کا ذکر آتا ہے۔ الامن تاب (بجز اس کے جو توبہ کرے) کے ساتھ آتا ہے۔ کہ وہ سوائے توبہ کرنے کے کسی طرح معاف نہیں ہوں گے۔

حدیثوں میں محض صغیرہ گناہوں کے معاف کیے جانے کا ذکر دو وجوہات کی بنا پر آتا ہے۔ ایک تو یہ کہ مسلمان کی شان ہی نہیں کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ کرے اور اگر کبیرہ گناہ اس سے صادر ہو بھی جائے تو مسلمان کی شان یہ ہے کہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے جب تک کہ اس گناہ سے گڑگڑا گڑگڑا کر توبہ نہ کرلے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جب اس قسم کے مواقع آتے ہیں مثلاً لیلۃ القدر، تو جب کوئی شخص ثواب کی امید سے عبادت کرتا ہے تو اسے اپنی سیاہ کاریوں پر ندامت آتی ہے۔ اور توبہ گویا خود بخود ہو جاتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ جب کبھی کوئی ایسا مبارک موقع آئے تو ہم نہایت عجز و انکسار اور ثواب کی امید سے اور پورے خلوص دل سے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے چھوٹے بڑے سب گناہوں کو معاف کردے۔ (آمین)

’’جس عورت نے پانچ وقت نماز کی پابندی کی، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کی، اپنے شوہر کی فرماں بردار رہی، وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے‘‘۔ (طبرانی)

روزہ رکھنے کے 90 فائدے

جسٹس (ر) مفتی تقی عثمانی

روزہ ہر بالغ مسلمان عورت اور مرد پر فرض ہے۔ اسلام کی بنیاد جن پانچ ارکان پر ہے ان میں سے ایک روزہ بھی ہے۔ قارئین کرام کے سامنے روزہ کے 90 فوائد پیش کیے جاتے ہیں جن میں سے 40 دینی 40 دنیاوی اور 10 اُخروی فائدے ہیں۔ امید ہے کہ ان فوائد کو دیکھ کر کوئی مسلمان روزہ کو ضائع نہیں کرے گا۔

روزہ کے 40 دینی فائدے

- اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا ایک فریضہ ادا ہوتا ہے۔
- روزہ معرفت الٰہی اور روحانیت پیدا کرتا ہے۔
- روزہ میں ہر نیکی کئی ہزار درجہ بڑھتی ہے۔
- پرہیزگاری اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔
- جذبۂ جہاد کو تقویت پہنچتی ہے۔
- قرآن خوانی اور قرآن فہمی کی برکت نصیب ہوتی ہے۔
- گناہ دھل جاتے ہیں، اعمال بڑھ جاتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلق پیدا ہوتا ہے۔
- فرشتوں سے مشابہت پیدا ہوتی ہے۔
- اعتکاف کی برکت حاصل ہوتی ہے۔
- نفلی عبادت سے فرض کا ثواب ملتا ہے۔
- فرض نماز کا ثواب ستر گنا بڑھتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے مہمان کی خاطر مدارت ہوتی ہے۔
- روح بیدار رہتی ہے، نور آتا ہے۔
- دل کی میل کچیل دور ہوتی ہے۔
- روزہ گناہ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔
- شیطان کا حملہ ٹوٹ جاتا ہے۔
- توبہ کی توفیق ملتی ہے۔
- نماز خیرات کی عادت پڑتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خاص حصہ ملتا ہے۔
- روزہ دار اللہ تعالیٰ کو اپنا بناتا ہے، اللہ تعالیٰ کا بن جاتا ہے۔
- روزہ انسان کو متقی بناتا ہے۔

- روزہ رحمت و بخشش اور نجات کا سبب ہے۔
- دعا قبول ہوتی ہے۔
- روزہ ایک خالص اور بے ریا عبادت ہے۔
- روحانیت بڑھتی ہے۔
- آنکھ، کان اور زبان گناہ سے بچتے ہیں۔
- اجتماعی عبادت سے لذت محسوس ہوتی ہے۔
- لیلۃ القدر نصیب ہوتی ہے۔
- تراویح کا ثواب ملتا ہے۔
- بیوی بچوں اور فقراء پر خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
- تزکیہ نفس ہوتا ہے۔
- بخشش نصیب ہوتی ہے۔
- حیاتِ ابدی ملتی ہے۔
- قلبی اطمینان ملتا ہے۔
- سحری اور افطار سے ثواب ملتا ہے۔
- انفرادی عبادت کا زیادہ موقع ملتا ہے۔
- عید الفطر اور عید کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔
- قیام اور صیام کی برکت نصیب ہوتی ہے۔

روزہ کے چالیس دنیاوی فائدے

- صبر و شکر نصیب ہوتا ہے۔
- مصائب برداشت کرنے کی عادت پڑتی ہے۔
- کثافت گھٹتی ہے اور روحانیت بڑھتی ہے۔
- حسن عمل اور ضبط نفس کا ذریعہ ہے۔
- وقت پر کھانے سے بسیار خوری رکتی ہے۔
- موٹاپا دور ہوتا ہے۔
- ہم آہنگی اور مساوات پیدا ہوتی ہے۔
- روزہ سے ایک قسم کی ورزش ہو جاتی ہے۔
- اعتماد اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔
- جفاکشی کی عادت پڑتی ہے۔
- اندرونی اعضاء کو تقویت پہنچتی ہے۔
- گناہ کا بازار بند ہو جاتا ہے۔
- خواہشات نفسانی کمزور ہوتی ہے۔
- صبر و ضبط کی عادت پڑتی ہے۔
- دوسروں سے بھلائی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- صبح سویرے اٹھنے کی عادت پڑتی ہے۔
- معدہ کو تقویت پہنچتی ہے۔
- خون کا دباؤ درست ہو جاتا ہے۔
- بھوک بڑھتی ہے اور بیماری گھٹتی ہے۔
- محنت اور عمل کے لیے زیادہ وقت ملتا ہے۔
- رزق میں وسعت اور خرچ میں کفایت ہوتی ہے۔
- سستی دور ہوتی ہے اور چستی آتی ہے۔
- دل مضبوط ہوتا ہے۔
- نیکی کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

- سنگدلی دور ہوتی اور نرم مزاجی آتی ہے۔
- اجتماعی نظام قائم ہو جاتا ہے۔
- برائی سے نفرت اور نیکی سے محبت ہوتی ہے۔
- صبح کی بیداری سے جوش عمل بڑھتا ہے۔
- مجاہدانہ جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- ظاہر اور باطن پاک رہتا ہے۔
- جسم سے زہریلا مادہ خارج ہو جاتا ہے۔
- خواہشات پر قابو پانا آتا ہے۔
- مساجد کی رونق بڑھ جاتی ہے۔
- بھوک پیاس کا احساس پیدا ہوتا ہے۔
- طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔
- رزق بڑھ جاتا ہے۔
- حسن سلوک کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- بلغمی امراض کے لیے روزہ بے حد مفید ہے۔
- بہت سی بیماریوں سے شفا ملتی ہے۔
- افطاری کے وقت خوشی حاصل ہوتی ہے۔

روزے کے اُخروی فائدے

- اللہ تعالیٰ کا جلوہ نصیب ہوگا۔
- روزہ دوزخ کی آگ سے ڈھال ہوگا۔
- روزہ بخشش کا سبب ہوگا اور روزہ جہنم سے آزاد کروائے گا۔
- جنت کے دروازے ''ریان'' سے داخلہ ملے گا۔
- روزہ قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔
- روزہ دار کو عرش کے نیچے کھانا ملے گا۔
- قبر کے حساب سے نجات ملے گی۔
- روزہ دار اللہ تعالیٰ کی خاص جزاء کا حق دار ہوگا۔
- قیامت کے دن روزہ سے بڑھ کر شفیق کوئی چیز نہ ہوگی۔
- روزہ عالم مثال میں ایک جسم بن کر شفاعت کرے گا۔

(صحیح البخاری:1904۔ابن ماجہ:3973۔شعب الایمان :3336،اسنادہ ضعیف۔ابن ماجہ:1640۔اسنادہ صحیح۔شعب الایمان:1839،اسنادہ حسن صحیح البخاری:1904۔شعب الایمان:1839،اسنادہ حسن)

بشکریہ، ماہ نامہ عمل و عمل، لاہور

روزے کا تاریخی پس منظر

(۲)

شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی

آج کل ہمارے ہاں اجتہاد کا ایک خاص تصور پیدا ہو گیا ہے۔ ایک تو اجتہاد کا شرعی تصور ہے، وہ پہلے بھی تھا اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ شریعت میں اجتہاد کا تصور یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا نیا مسئلہ پیدا ہو جائے جس کے بارے میں قرآن مجید یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں کوئی واضح ہدایت موجود نہیں ہے تو ایسی صورت حال میں علماء کرام قرآن وسنت کی روشنی میں کچھ شرائط کے ساتھ اس مسئلے کا حل تلاش کریں۔ یعنی علماء کرام قرآن وحدیث میں ملتی جلتی مثالوں کو سامنے رکھ کر اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔ شریعت میں جو اجتہاد کا تصور ہے میں نے مختصراً اس کی تعریف عرض کی ہے لیکن ایک اجتہاد کا تصور نیا ہے۔ ہمارے ہاں اجتہاد کا یہ تصور بن چکا ہے اور جدید ذہن کے نوجوانوں کا یہ خیال ہے کہ علماء کرام کو دین کی طرف سے شاید کوئی صوابدیدی اختیار حاصل ہوتا ہے جسے وہ اپنی سخت مزاجی کی وجہ سے استعمال نہیں کرتے۔ اس کی مثال کے لیے ایک واقعہ عرض کرتا ہوں کہ کافی عرصہ پہلے میں ٹرین پر لندن سے مانچسٹر جا رہا تھا۔ ایک نوجوان نے میری وضع قطع سے دیکھا کہ مولوی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ آکر میرے پاس بیٹھ گیا۔ سلام جواب کے بعد اس نے پوچھا کہ کیا آپ مولانا صاحب ہیں؟ میں نے کہا لوگ یہی کہتے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا آپ اجتہاد کر سکتے ہیں؟ میں نے کہا بھئی مسئلہ بتاؤ، بات کیا ہے۔ اس نے پھر پوچھا، نہیں پہلے آپ بتائیں کہ کیا آپ کے پاس اجتہاد کی اتھارٹی ہے؟ میں نے کہا بھئی مسئلہ بتاؤ، اگر میری سمجھ میں آیا اور میرے پاس اس کا حل ہوا تو بتا دوں گا۔ بہر حال اس نے بتایا کہ میں بحمد اللہ مسلمان ہوں اور پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میری جاب ایسی ہے کہ اس کی وجہ سے مجھے ظہر اور عصر کی نمازیں بروقت ادا کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ جس کا میں نے اپنے طور پر ایک حل نکال رکھا ہے، وہ یہ کہ میں ظہر کی نماز فجر کے ساتھ جبکہ عصر کی نماز مغرب کے ساتھ پڑھ لیتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس کی اجازت دے دیں، اس سے میرا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ میں نے کہا کہ بھئی یہ جو عصر کی نماز تم مغرب کے ساتھ پڑھتے ہو اس کی گنجائش تو شریعت میں ہے کہ نماز قضا ہوئی لیکن

بہر حال ادا ہو گئی لیکن یہ جو ظہر کی نماز تم فجر کے ساتھ پڑھتے ہو اس کی گنجائش دینے کی میرے پاس کوئی اتھارٹی نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ اجتہاد کے غلط استعمال کی ہمیں ضرورت نہیں ہے، میں تمہیں اس کا ایک حل بتاتا ہوں۔ وہ یہ کہ ایسی جاب کی تلاش کی کوشش جاری رکھو جہاں تم اپنی ساری نمازیں وقت پر پڑھ سکو، لیکن جب تک ایسی جاب نہیں ملتی تب تک ظہر اور عصر دونوں نمازیں مغرب کے ساتھ پڑھ لیا کرو، یہ نمازیں قضا ہوں گی لیکن بہر حال ہو جائیں گی۔

میں نے یہ واقعہ اس لیے عرض کیا ہے کہ آج کل اجتہاد کا ایک غلط تصور پایا جاتا ہے کہ ہمارے علماء کرام کو کوئی اختیارات حاصل ہیں۔ یعنی وہ کسی بھی حلال کو حرام اور کسی بھی حرام کو حلال قرار دے سکتے ہیں اور پھر یہ خیال کہ یہ مولوی صاحبان ضدی ہوتے ہیں اور عوام کو کوئی سہولت نہیں دینا چاہتے اس لیے یہ اپنا اجتہاد کا اختیار استعمال نہیں کرتے۔

خیر میں اصل بات کی طرف آتا ہوں۔ مضمون نگار نے تجویز پیش کی کہ علماء کرام مل بیٹھ کر اجتہاد کریں اور رمضان کے مہینے کو کسی اچھے سے موسم میں بند کر دیں۔ ان صاحب نے کہا کہ میری ذاتی تجویز یہ ہے کہ فروری کا مہینہ رمضان کا ہو جبکہ یکم مارچ کو عید الفطر ہو، اس طرح رمضان کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور عید کا جھگڑا بھی طے ہو جائے گا۔ یہ لوکل وگلوبل مون سائٹنگ کمیٹیاں اور یہ چاند دیکھنے کے جھگڑے وغیرہ، سب ختم ہو جائیں گے۔ اس پر بحث مباحثہ ہوا، میں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ انہی دونوں جب میں نے اس موضوع پر روایات وغیرہ تلاش کیں تو میرے سامنے یہ ساری باتیں آئیں۔ تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل میں بھی رمضان ہی کے روزے تھے، ان کا رمضان بھی سارا سال گھومتا تھا، انہیں بھی جولائی اور اگست کے روزے تنگ کرتے تھے اور انہوں نے بھی یہی تجویز اپنے علماء کے سامنے پیش کی۔ لیکن ہوا یہ کہ ان کے علماء نے ان کی بات مان لی۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے علماء نے فیصلہ کیا کہ ٹھیک ہے لوگوں کو یہ سہولت دے دیتے ہیں کہ کسی اچھے موسم میں روزے رکھ لیا کرو۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ چونکہ یہ ہم روزوں کے اصل نظام میں گڑبڑ کر رہے ہیں، اس لیے تیس روزے تو پورے رکھیں گے لیکن ساتھ دس روزے کفارے کے بھی رکھیں گے۔ چنانچہ یہ جو مذہبی عیسائی چالیس روزے رکھتے ہیں اور ایسٹران کی عید الفطر ہوتی ہے جو اپریل کے پہلے عشرے کے دوران میں کسی اتوار کو یہ قرار دے دیتے ہیں۔ گویا مارچ کا مہینہ اور اپریل کا کچھ حصہ، یعنی تیس روزے پورے اور ساتھ دس کفارے کے۔

میں نے مضمون نگار سے کہا کہ بات یہ ہے کہ بنی اسرائیل والوں نے گڑبڑ کی تھی تو تیس سے چالیس روزوں پر گئے تھے۔ جبکہ تم ہم سے گڑبڑ کروا رہے ہو تو تیس سے کم کر کے اٹھائیس روزوں پر لے جا رہے ہو۔ میں نے کہا، کچھ

خدا کا خوف کر دیا ر۔ تین سال اٹھائیس کے اور چوتھے سال انتیس کے جبکہ تیسواں روزہ بالکل ختم ہو کہ سب سے مشکل روزہ ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ تفسیری روایات کے مطابق بنی اسرائیل میں بھی رمضان چاند کا مہینہ تھا، اور وہ بھی سارے سال میں گھومتا تھا، انہوں نے اپنی سہولت کے لیے اس میں ردوبدل کی۔ لیکن اسلام نے سابقہ پوزیشن بحال کر دی کہ روزے رمضان کے ہی ہوں گے اور سارے موسموں میں اسی طرح گردش کریں گے۔ جبکہ روزے کا دورانیہ کم کر کے رات خارج کر دی گئی کہ صبح طلوع فجر سے روزہ شروع ہوگا اور غروب آفتاب تک رہے گا۔ یہ اسلام نے روزے کے نظام میں دو بڑی اصلاحات کیں۔

رمضان المبارک میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات کیا ہوتے تھے؟ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان اور غیر رمضان میں حضور ﷺ کے معمولات میں تین باتوں کا فرق ہوتا تھا۔

پہلا فرق تو روزے کا ہی تھا کہ باقی سال کسی مہینے میں حضور ﷺ پورا مہینہ روزے نہیں رکھتے تھے۔ پیر جمعرات یا پھر قمری مہینے کے درمیان کے تین روزے رکھتے تھے۔ آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے اور پھر رمضان کے مکمل روزے رکھتے تھے۔ رمضان کے مکمل روزے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں، بلا مجبوری اس کا ترک کبیرہ گناہ ہے، مجبوری کے ساتھ ترک کرنے پر قضا واجب ہے، جب کہ بعض صورتوں میں کفارہ یا فدیہ دینا ضروری ہے۔

دوسرا فرق حضرت عائشہؓ یہ بتلاتی ہیں کہ رمضان میں حضور صلی اللہ وآلہ وسلم کی قرآن مجید کی تلاوت باقی سال سے دگنی ہو جاتی تھی۔ باقی سارا سال بھی حضور ﷺ کا معمول یہ ہوتا تھا کہ قرآن مجید کی تلاوت بکثرت سے کرتے تھے۔ آپ خود تلاوت کرتے تھے اور دوسروں سے سنتے بھی تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا بھی عبادت ہے اور اہتمام کے ساتھ قرآن مجید سننا بھی عبادت ہے۔ دونوں کا حضور ﷺ نے یکساں ثواب بتلایا ہے۔ فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو پڑھنے والے کو بھی ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور سننے والے کو بھی لیکن شرط یہ ہے کہ باقاعدہ نیت کے ساتھ سنا جائے، سننے کا خاص اہتمام ہو اور آداب کے ساتھ سنا جائے۔

قرآن مجید سننے کے آداب کیا ہیں، اس کا دو باتوں سے اندازہ کر لیجیے۔ ایک تو حکم ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ کے ساتھ سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر (اللہ کی) رحمت ہو۔ یعنی کان متوجہ ہوں جبکہ زبان بے حرکت ہو، یہ تلاوتِ قرآن مجید سننے کے آداب میں سے ہے۔ جب حضرت جبریلؑ حضور ﷺ کے پاس وحی لے کر آتے اور آپ کو قرآن مجید کی تلاوت سناتے تو حضور ﷺ ان سے قرآن مجید سنتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ پڑھتے

بھی جاتے تھے۔ابتداء میں آپ ﷺ کا یہ معمول رہا،اس خیال سے کہ جو کچھ سنا ہے وہ بھول نہ جائے اور کوئی لفظ آگے پیچھے نہ ہو جائے۔لیکن اللہ رب العزت نے یہ کہہ کر اس بات سے منع فرمادیا کہ آپ (وحی ختم ہونے سے پہلے) قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کریں تا کہ آپ اسے جلدی جلدی پڑھ لیں، بے شک اس کا (آپ کے دل میں) جمع کرنا اور (آپ سے) پڑھا دینا ہمارے ذمے ہے، پھر جب آپ اس کی قرأت کر چکیں تو اس کی قرأت کا اتباع کیجئے، پھر بے شک اس کا کھول کر بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ سے فرمایا کہ قرآن مجید سن رہے ہوں تو زبان کو حرکت مت دیں اور جلدی نہ کریں، یہ فکر دل سے نکال دیں کہ یہ آپ سے بھول جائے گا۔اللہ رب العزت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کے حوالے سے تین باتوں کا وعدہ کیا ہے۔

(۱) آپ کے سینے میں قرآن محفوظ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

(۲) آپ کی زبان سے قرآن کی صحیح تلاوت کروانا ہماری ذمہ داری ہے۔

(۳) اور پھر قرآن کا مفہوم اور مطلب آپ کے دل میں ڈالنا ہماری ذمہ داری ہے۔

میں عرض کیا کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید سنتے ہوئے قرآن مجید ہی پڑھتے تھے،کوئی اور بات نہیں کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی اجازت نہیں دی۔قرآن مجید کی اس آیت سے ہمیں اندازہ کر لینا چاہیے کہ قرآن مجید کے سننے کے آداب کیا ہیں۔آج کل ہم جس طرح قرآن مجید سنتے ہیں،کیا اس کی اجازت ہوگی؟ قرآن مجید پڑھا جارہا ہوتا ہے اور ہماری گپ شپ چل رہی ہے، ہماری توجہ اور رخ کہیں اور ہوتے ہیں۔قرآن مجید اگر آداب کے ساتھ سنا جائے تو اس کا ثواب و اجر بہت ہے۔یہ عبادت بھی ہے،سنت بھی ہے اور ثواب میں قرأت کے بالکل برابر ہے۔جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اہتمام سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اسی طرح اہتمام کے ساتھ قرآن مجید سنتے بھی تھے۔

نوٹ: یہ علمی مضمون روزنامہ 'اسلام' سے ماخوذ ہے۔روزنامہ 'اسلام' کے بند ہو جانے کی وجہ سے آخری قسط دستیاب نہ ہو سکی۔قارئین کرام سے معذرت۔(مدیر)

عید الفطر

ڈاکٹر انیس احمد

عالمی سطح پر مسلمان سال میں دو ایسے بڑے خوشی کے دن مناتے ہیں کہ جن کی مثال کسی اور تہذیب میں نہیں ملتی۔ عیسائی موسم کے لحاظ سے ہر سال دسمبر میں اور ہندو موسم کے لحاظ سے سال کے مختلف موسموں میں اور ایسے ہی پارسی موسم کے لحاظ سے ان کے سال کے آغاز پر نوروز مناتے ہیں جب کہ اسلام کے دونوں اہم دن تمام سال میں گردش کرتے ہیں کبھی عید الفطر سردی میں آتی ہے کبھی سخت گرمی میں، ایسے ہی حج اور عید الاضحیٰ کبھی موسم بہار میں آتی ہے کبھی سردی میں اور کبھی گرمی کے موسم میں۔ اسلامی سال چوں کہ قمری یا چاند کے لحاظ سے ہوتا ہے اس لیے ہر سال اسلامی کیلنڈر 10 دن پیچھے کھسک جاتا ہے اس طرح تقریباً 30 سال بعد دوبارہ عید الفطر، رمضان اور حج ان دنوں میں آتا ہے جن میں وہ 30 سال پہلے آیا تھا۔ 30 سال پہلے جو بچے بلوغ کے قریب تھے اور انہوں نے سخت سردی میں روزے رکھے تھے مزید 30 سال بعد وہ دوبار سردی میں رمضان کا مزہ لیتے ہیں۔

عید الفطر، رمضان کی تکمیل پر اور عید الاضحیٰ حج کی تکمیل پر دو ایسے دن ہیں جن کی خوشی کا اندازہ ایک روزہ دار اور ایک حج کرنے والے ہی کو ہوسکتا ہے یہ دونوں دن دراصل تشکر کے دن ہیں کہ اللہ سبحان وتعالیٰ نے ہمیں رمضان کے روزہ کے ذریعہ اس کے پہلے عشرہ میں اللہ کی رحمت دوسرے عشرہ میں اس کی مغفرت اور تیسرے عشرے میں جہنم سے نجات حاصل کرنے کے لیے عبادت کرنے کی توفیق دی اور اپنی بندگی اور اطاعت کے اظہار کے لیے روزہ رکھ کر رات کو قیام اور تلاوت قرآن سے اور دن میں بھلائی کے کاموں میں سبقت کرنے کا موقع دیا۔

یہ دن تشکر اور اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں: ولتکبروا اللّٰہ علی ما ھدٰ کم یعنی اللہ نے جو ہدایت قرآن کی شکل میں اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور سنت کی شکل میں ہمیں دی ہے اس ہدایت پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے اس کے خوبصورت ناموں کو کثرت اور بلند آواز سے پکارو کہ وہی سب سے بلند سب سے اعلیٰ سب سے افضل ہے۔ اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لاالٰہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمدہ یہ وہ کلمات ہیں جو عید کی صبح سے ہر روزہ دار بلند آواز سے ادا کرتا ہے اور جنہیں خطیب عید کے

خطبہ سے قبل اور خطبہ کے دوران بلند آواز سے ادا کرتا ہے۔ یہی تکبیرات حج اور عمرہ کے لیے جانے والا ہر صاحب ایمان جب تک بیت اللہ میں داخل نہ ہو جائے بلند کرتا ہے۔

عید الفطر کی صبح کا آغاز نماز فجر کے کچھ دیر بعد ایک بڑے اجتماع کی شکل میں ہوتا ہے اور بچے، جوان اور گھر کے جو افراد عیدگاہ جا سکتے ہوں (بشمول خواتین) وہ تکبیرات بلند کرتے ہوئے عیدگاہ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں عید کی نماز کے بعد خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا ذکر اور رمضان کی روح کو باقی رکھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے خطبوں کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان خواتین کو بھی جو نماز نہ پڑھ سکتی ہوں عیدگاہ میں آنے کو پسند فرماتے تھے اور مردوں میں خطبہ دینے کے بعد ان کے شامیانہ پر جا کر انہیں تلقین فرماتے تھے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ان دو اہم مواقع پر وہ خواتین بھی جو اپنی فطری مجبوری کی بنا مسجد میں داخل نہیں ہو سکتیں ان کے لیے شامیانہ لگا کر بندوبست کرنا چاہیے تاکہ وہ بھی اس دن خطبہ میں کی جانے والی یاد دہانی اور نیکی کی تعلیم سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

عید کی خوشی میں ان لوگوں کو شامل کرنے کے لیے جو وسائل کی کمی کی بنا پر اچھا کھانا یا کپڑا نہ پہن سکتے ہوں۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں نماز کے لیے آنے سے قبل اور اگر ممکن ہو تو رمضان کے دوران ہی اپنے گھر کے تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جانا حدیث میں آتا ہے کہ صاحب خانہ اپنے خاندان کے ہر فرد کی طرف سے حتیٰ کہ اس بچے کی طرف سے بھی جو رمضان کی آخری رات کو پیدا ہوا ہو صدقہ فطر ادا کرے گا۔

یہ صدقہ فطر دراصل اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ رمضان کے روزوں کے دوران کوئی کسر رہ جائے تو اس کمی کو دور کرنے کے لیے ہے یہ صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے معاشرہ کے حاجت مند افراد کو ان کا حق دینا ہے۔

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع (حجازی صاع تقریباً پونے تین کلو اور عراقی صاع تقریباً ۴ کلو کا ہوتا تھا) کھجور، جو، کشمش یا پنیر فی فرد دیا جاتا تھا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ رحمت للعالمین نے صدقہ فطر متعین کرنے میں بھی یہ خیال رکھا کہ ایک شخص اگر زیادہ وسائل رکھتا ہو تو وہ کشمش اور پنیر کے وزن کے برابر صدقہ فطر ادا کرے اگر وہ طاقت رکھتا ہو تو جو اور گیہوں کے وزن کے برابر رقم گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا کر دے۔ یاد رہے گھر کے افراد میں گھر کا مستقل ملازم بھی شامل ہے۔ اس لیے اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کیا جانا چاہیے۔ اس کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ معاشرہ کے وہ افراد بھی جو عام حالات میں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھا سکتے وہ اس دن خوشی محسوس کریں یا جس کو لباس کی ضرورت ہو وہ اس رقم سے لباس بنا سکے اور اہل ایمان

کے ساتھ خوشی میں شامل ہو۔اسی خوشی کے موقع پر اسلامی اجتماعیت یہ چاہتی ہے کہ خوشی میں بھی اجتماعی طور پر نماز ادا کی جائے اسی طرح اجتماعی طور پر خوشی منانے کے لیے معاشرہ کے ضرورت مند افراد کو اس خوشی میں شامل کیا جا سکے۔

نماز عید کے بعد تمام نمازیوں کا بغلگیر ہونا ایک دوسرے کو مبارک باد دینا باہمی اخوت ومحبت میں اضافہ کا باعث بنتا ہے پورے شہر سے آئے ہوئے افراد جو ایک دوسرے کو نہ جانتے تھے نہ پہلے کبھی ملے تھے نماز عید کے بعد ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے اور مصافحہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔اہل محلہ اور واقف کار ایک دوسرے کے گھر جا کر ملتے ہیں، گھر میں جو کچھ موجود ہو مہمانوں کو پیش کیا جاتا ہے ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرتے ہیں۔ہر گھر میں آنے والے مہمان کے لیے پہلے سے کچھ نمکین اور کچھ میٹھا تیار کیا جاتا ہے۔عملاً اگر ایک شخص عید کے دن دو یا تین دوستوں یا رشتہ داروں کے گھر ملاقات کے لیے چلا جائے تو وہ اتنا کچھ کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ پھر رات تک کھانے کی خواہش نہیں ہو سکتی۔ یہ گرم جوشی ضیافت اور استقبال آپس کی محبت کو مستحکم کرتا ہے۔گھر کے بڑے اپنے سے کم عمر افراد کو عید کے موقع پر تحائف اور عیدی دیتے ہیں۔گھر کی بچیاں اور خواتین عید رات ہی سے مہندی لگا کر اپنے ہاتھوں کو رنگین نقش ونگار سے مزین کر چکی ہوتی ہیں نئے لباس میں گھر کا ہر ہر فرد خوشی میں شامل ہوتا ہے۔لیکن اصل خوشی رمضان کے روزوں کی تکمیل اور صدقہ فطر کے ذریعہ ضرورت مند افراد کی امداد سے حاصل ہوتی ہے عید الفطر کے موقع پر مخیر حضرات اور ادارے یہ اہتمام کرتے ہیں کہ شہر میں جہاں کہیں کوئی یتیم خانہ ہو یا کوئی دینی مدرسہ ہو وہاں کے طلبا کو تحائف اور اچھے کھانے کھلا کر انہیں بھی اس دن کی خوشی میں شامل کیا جائے۔

اسی طرح ہر شہر میں جو کچی آبادیاں پائی جاتی ہیں عید الفطر کے موقع پر انہیں یاد رکھنا ہمارا دینی فریضہ ہے انہیں اچھا کھانا یا لباس فراہم کرنا بڑے اجر کا باعث ہے۔

صدقہ فطر کی ادائیگی میں جلدی کرنے کی حکمت یہ نظر آتی ہے کہ رمضان کے دوران ہی یہ رقم ضرورت مند لوگوں تک پہنچ جائے اور وہ عید کی تیاری میں اس کا استعمال کریں ایک حدیث میں یہ بات فرمائی گئی ہے کہ جس شخص نے روزے رکھے اگر وہ چاہتا ہے کہ ان سب کا اجر وثواب اسے فوراً مل جائے تو وہ نماز سے پہلے فطرانہ ادا کردے یہ ایک ایسا صدقہ ہے جو فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور قبول کرلیا گیا اور اگر کسی وجہ سے دیر ہوگئی تو نماز کے بعد ادا کردے تو یہ عام صدقہ ہے۔(ابن عباسؓ۔ابوداؤد،ابن ماجہ)

گویا اس کی ادائیگی تو کرنی ہی ہے۔چاہے نماز سے پہلے ہو یا نماز کے بعد اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے اللہ کے بندوں کی خدمت ہے۔صدقہ فطر رمضان کے آخر میں واجب ہوتا ہے حضرت ابن عمرؓ سے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ صدقہ فطر لوگوں میں عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، احمد)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک شروع رمضان میں بھی صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے امام شافعیؒ کے نزدیک بھی شروع رمضان سے دینا جائز ہے۔

عیدالفطر کے حوالے سے ایک پہلو یہ بھی قابل غور ہے کہ اگر وہ لوگ جو صاحب استطاعت ہوں پہلے سے یہ طے کرلیں اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر عید کی خوشی میں لباس اور خصوصی دعوتوں پر اندازاً اس سال اتنا خرچ کریں گے اور اس کے مساوی رقم ایک مستحق طالب علم کی فیس ادا کرنے میں، ایک یتیم کی شادی پر، ایک بے روزگار کی امداد کے لیے دوران رمضان نکال کر کسی مستحق طالب علم یا کسی بچی کی شادی کے لیے دے دیں تو نہ صرف رمضان میں نیکی کے کام کا اجر، پھر صدقہ اور پھر وہ خوشی جو ایک ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کے بعد ہوتی ہے۔ اس کا شمار کرنا آسان نہیں ہوگا۔

یہ بات کسی تعارف کی محتاج نہیں کہ ایک مسلمان کے لیے اگر کوئی معاشرہ مثالی ہوسکتا ہے تو وہ صرف مدینہ منورہ کا وہ معاشرہ ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اس معاشرہ میں عیدالفطر منانے کے لیے نہ تو ڈرامے ہوتے تھے نہ ناچ گانے اور نہ شعروشاعری کی محفلیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور حمد کے ساتھ ایسے لوگوں کی مدد جو ضرورت مند ہوں یتیم ہوں، بے سہارا ہوں۔ دراصل انسان کی حقیقی خوشی کا تعلق محض مادی اشیاء کے ساتھ نہیں ہے۔ جس طرح ایک شخص کو اچانک ایک بڑی رقم مل جائے تو عام طور پر وہ خوش ہوتا ہے لیکن اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی تربیت اس طرح کریں کہ خرچ کر کے خوشی ہو جو خوشی ایک شخص کو اللہ کے لیے خرچ کر کے ہوتی ہے اس کا مقابلہ کسی اور خوشی کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔

عید کی اصل خوشی اسی وقت ہے جب ہر صاحب حیثیت مسلمان یہ کوشش کرے کہ کم از کم اس دن وہ کسی ایک حاجت مند کی حاجت پوری کرنے کی شکل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے گا اگر ہر صاحب حیثیت کی حاجت اللہ رب العزت پوری فرماتا ہے تو جس کو اللہ نے دیا ہو یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کے ذریعہ اللہ کا شکر ادا کرے۔ شکر محض زبان سے نماز عید سے ادا کردینا کافی نہیں اللہ کے ذکر میں اس کی عظمت میں اضافہ کے ساتھ اسماء حسنیٰ کے ساتھ اس کو پکارنا تو ایک فریضہ ہے ہی لیکن اللہ کی بڑائی بیان کرنے کے ساتھ اپنے پاس سے اُس کی راہ میں خرچ کرنا شکر کی ایک بہتر شکل ہے۔

فطرانہ وعید

قاری خورشید احمد

۱۔ جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ لیکن ضرورت اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال واسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یعنی ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کا مال واسباب ہے تو اس پر عید الفطر کے دن صدقہ دینا واجب ہے چاہے وہ سوداگری کا مال ہو یا سوداگری کا نہ ہو۔ اور چاہے اس پر سال گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہو اس صدقہ کو شریعت میں ''صدقہ فطر'' کہتے ہیں البتہ اگر وہ قرض دار ہے تو قرضہ کی رقم نکال کر کے دیکھا جائے گا، اگر اتنی قیمت کا اسباب بچ رہے جو اوپر مذکور ہے تو صدقہ فطر واجب ہے ورنہ نہیں جس طرح مالدار ہونے کی صورت میں مردوں پر صدقہ فطر واجب ہے اسی طرح اگر عورت کے پاس کچھ مال اس کی ملکیت میں ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو، مثلاً اس کے پاس زیور ہے جو اس کے والد کی طرف سے اس کو دیا گیا ہے یا خاوند نے زیور دے کر اسے مالک بنا دیا ہے، تو عورت پر بھی اپنی طرف سے صدقہ فطر واجب ہے۔

۲۔ مگر عورت پر کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں۔ نہ بچوں کی طرف سے نہ ماں باپ کی طرف سے نہ شوہر کی طرف سے۔ (درمختار و شامی)

۳۔ البتہ مردوں پر جس طرح اپنی طرف سے صدقہ فطر واجب ہے، اسی طرح نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ اگر اولاد مالدار ہو تو باپ کے ذمہ اپنے مال سے دینا واجب نہیں بلکہ اولاد کے مال میں سے ادا کرے اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی دینا واجب نہیں۔ البتہ اگر کوئی بالغ لڑکا، لڑکی مجنون ہو تو اس کی طرف سے اس کا والد صدقہ فطر ادا کرے۔ درمختار و شامی)

۴۔ صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت:۔ عید کی صبح صادق کے وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی شخص فجر کا وقت آنے سے پہلے فوت ہو گیا ہو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں، اس کے مال میں سے نہ دیا جائے اسی طرح جو بچہ صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں۔ (درمختار)

یہی حکم ہے اس شخص کا جو صبح صادق سے پہلے فقیر ہو گیا ہے اس شخص پر صدقہ فطر واجب نہیں۔

۵۔ مستحب یہ ہے کہ عید کے دن نماز سے پہلے یہ صدقہ فطر دیا جائے اور اگر عید کے دن نہ دیا جائے تو معاف نہیں ہوا۔اب کسی دن اس کی قضا کرنی لازمی ہے۔اور اگر اس کو رمضان المبارک میں ہی ادا کر دیا تب بھی ادا ہو گیا۔

٦۔ جس شخص نے کسی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے۔(عالمگیری)

۷۔ صدقہ واجب کی مقدار:۔صدقہ فطر میں اگر گیہوں یا گیہوں کا آٹا، ستو دیا جائے تو نصف صاع یعنی پونے دو سیر احتیاطاً دو سیر دے دینا چاہیے۔اور اگر گیہوں اور جو کے علاوہ کوئی غلہ دینا چاہے جیسے چنا، چاول تو اتنا دے کہ اس کی قیمت نصف صاع گندم یا ایک صاع جو کہ برابر ہو جائے اور اگر غلہ کی بجائے اس کی قیمت دی جائے تو سب سے افضل ہے۔(درمختار)

۸۔ ایک آدمی کا صدقہ فطر کئی فقیروں کو اور کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر کو دینا جائز ہے۔(درمختار)

۹۔ صدقہ کے مستحق:۔صدقہ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں، یعنی ایسے غریب لوگ جن کے پاس اتنا مال نہیں ہے جس پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔

۱۰۔ صدقہ دینے میں اپنے غریب رشتہ داروں اور دینی علم کے سیکھنے سکھانے والوں کو ترجیح دینا افضل ہے۔(درمختار)

۱۱۔ جن لوگوں کی یہ اولاد ہے جیسے ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی اور اس طرح جو اس کی اولاد ہے جیسے بیٹی، بیٹا، پوتا، پوتی، نواسہ نواسی ان کو صدقہ فطر نہیں دے سکتا ایسے ہی بیوی اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو بھی صدقہ نہیں دے سکتا۔(درمختار)

ان رشتہ داروں کے علاوہ جیسے بھائی، بہن، بھتیجا، بھانجا، بھانجی، چچا، چچی، پھوپھا، پھوپھی، خالہ خالو، ماموں، ممانی، ساس خسر، سالہ، بہنوئی، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ سب کو صدقہ فطر دینا درست ہے(درمختار)

۱۲۔ حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عقیلؓ اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب یا حارث بن عبدالمطلب کی اولاد کو صدقہ فطر دینا درست نہیں۔(درمختار)

۱۳۔ صدقہ فطر مسجد، مدرسہ، سکول، غسل خانہ، کنواں، نلکا اور مسافر خانہ، پل، سڑک غرضیکہ کسی طرح کی عمارت

بنانا یا کسی میت کے کفن دفن میں خرچ کرنا یا کسی میت کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی غریب کو اس کا مالک بنا دیا جائے، پھر وہ اگر چاہے تو اپنی طرف سے کسی تعمیر یا کفن دفن پر خرچ کر دے تو جائز ہے۔ (درمختار)

۱۴۔ کسی نوکر، خدمت گار، امام مسجد وغیرہ کو ان کی خدمت کے عوض تنخواہ کے حساب میں صدقہ فطر دینا درست نہیں ہے۔ اگر امام مسجد، خدمت گار غریب ہے تو اس کو تنخواہ کے علاوہ صدقہ فطر دینا جائز ہے۔

۱۵۔ جب تک کسی شخص کے صدقہ فطر کے مستحق ہونے کی تحقیق نہ ہو جائے اس وقت تک اس کو صدقہ نہیں دینا چاہیے۔ اگر بے تحقیق دے دیا پھر معلوم ہوا کہ وہ غریب ہی ہے تب تو ادا ہو گیا ورنہ دیکھو کہ دل کیا گواہی دیتا ہے۔ اگر دل اس کے غریب ہونے کی گواہی دے تو ادا ہو گیا ورنہ پھر سے ادا کرے۔ (درمختار)

۱۶۔ ایک شہر سے دوسرے شہر میں صدقہ فطر بھیجنا مکروہ ہے ہاں اگر دوسرے شہر میں اس کے غریب رشتہ دار رہتے ہوں یا وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہوں یا وہ لوگ دین کے کام میں لگے ہوئے ہوں۔ تو ان کو بھیج دیا تو مکروہ نہیں۔ کیوں کہ طالب علموں اور دین دار غریب عالموں کو دینا بڑا ثواب ہے۔ (درمختار)

عیدالفطر کے مسائل

۱۔ عیدالفطر کی شب میں زیادہ عبادت کرنا مستحب ہے اور دن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

۲۔ عیدالفطر کے دن نماز کی دو رکعتوں کا بطور شکریہ کے ادا کرنا واجب ہے۔

۳۔ اگر عید جمعہ کے دن ہو تو جمعہ اور عید دونوں کی نمازیں پڑھی جائیں گی۔

۴۔ نماز جمعہ سے پہلے تو خطبہ پڑھنا فرض اور شرط ہے اور عید کی نماز کے بعد خطبہ سنت ہے لیکن سننا اس خطبہ کا بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح ہی واجب ہے۔ خطبہ کے وقت کلام وغیرہ حرام ہے۔ (درمختار)

ف۔ خطبہ میں خاموش بیٹھے رہنا واجب ہے جو لوگ شور وغل مچاتے ہیں وہ گناہ گار ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ خطبہ چھوڑ کر چل دیتے ہیں وہ بھی غلط کرتے ہیں اور بعض بیٹھنے والے بھی صف کا خیال نہیں رکھتے۔ حالاں کہ صف باندھ رہنا چاہیے۔

نماز عید کا طریقہ

پہلے اس طرح نیت کرے کہ میں دو رکعت واجب نماز عید چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں مقتدی

امام کی اقتداء کی بھی نیت کرے۔ نیت کے بعد تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لے اور سبحانک اللھم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے اور دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دے اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر توقف کیا جائے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد امام۔ اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے اور مقتدی خاموش رہے پھر رکوع سے پہلے تین مرتبہ پہلی رکعت کی طرح تکبیریں کہی جائیں۔ اور تیسری تکبیر کے بعد بھی ہاتھ نہ باندھے جائیں، پھر ہاتھ اٹھائے اور پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کیا جائے۔مقتدی بھی امام کے ساتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کی جائے۔

عید کی سنتیں

عید کے دن تیرہ چیزیں سنت ہیں:

(۱) شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔　　(۲) غسل کرنا

(۳) مسواک کرنا　　(۴) حسب طاقت عمدہ کپڑے پہننا۔

(۵) خوشبو لگانا　　(۶) صبح کو جلد اُٹھنا

(۷) عیدگاہ میں بہت جلد جانا

(۸) عید الفطر میں صبح صادق کے بعد عیدگاہ میں جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا مستحب ہے۔

(۹) عید الفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔

(۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا بغیر عذر شہر کی مسجد میں نہ پڑھنا۔

(۱۱) ایک راستہ سے عیدگاہ میں جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

(۱۲) عیدگاہ جاتے ہوئے راستے میں اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد۔ عید الفطر میں آہستہ آہستہ کہتے ہوئے جانا۔

(۱۳) سواری کے بغیر پیدل عیدگاہ میں جانا افضل ہے سواری پر جانا بھی جائز ہے۔

پانچ نعمتوں کو غنیمت جانو

پیر کرم شاہ ازہری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن عمرو بن میمون الاودی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل وھو یعظہ اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ھرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک

برادران گرامی مرتبت! آج میں نے آپ کے سامنے ایک حدیث پاک پڑھی ہے۔ یہ ایک وعظ ہے جو سید المرسلین نے اپنے صحابہ کرامؓ کو فرمایا اس سے زیادہ مؤثر اس سے زیادہ وقیع اور اس سے زیادہ انسان کی قسمت کو بدلنے والا اور کون سا وعظ ہو سکتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں: اغتنم۔۔۔ شبابک قبل ھرمک (جوانی کو بڑھاپے سے زیادہ غنیمت جانو) جب قوت ہو، جوانی ہو، طاقت ہو، یہ خیال نہ کرو کہ یہ ہمیشہ رہیں گی۔ یہ جوانی ڈھل جانے والی چیز ہے۔ آج ہے کل نہیں، پھر بڑھاپا آجائے گا۔ جب جوانی ہو اس وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت کرلو۔ جب کہ تم کھڑے ہو کر لمبی لمبی رکعتیں پڑھ سکتے ہو جب تم طویل سجدے کر سکتے ہو۔ جب تمہارے کان اور آنکھیں عبادت میں مصروف ہو سکتی ہیں اور اس بڑھاپے کو پیش نظر رکھو جب تمہارے ہاتھوں میں رعشہ پڑ جائے گا۔ جب تمہاری ٹانگیں کانپنے لگیں۔ جب تمہارے کان سننے کی قوت سے عاری ہو جائیں اور جب تمہاری آنکھیں دیکھ نہ سکیں۔ آپ اس وقت کہیں گے کاش میرے خواس خمسہ میرا ساتھ دیتے تو میں رات دن مصروف عبادت رہتا۔ اس لیے آج اپنے خداوند کریم کے حضور اپنی جبین نیاز جھکالو۔ لیکن جب ذوق فراواں کی یہ قوت جواب دے جائے گی۔ تو پھر کف افسوس ملنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جوانی کے دن اپنے نفس کو خوش کرنے کے دن ہیں۔ عیش وعشرت اور دیوانگی کے دن ہیں اور جب بڑھاپا آئے گا تو خدا کو راضی کرلیں گے۔ اس کے سامنے جھک جائیں گے اور اپنے خدا کو منالیں گے۔ یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ وہ بخش سکتا ہے۔ وہ معاف کر سکتا ہے وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ لیکن یاد رکھو

کہ جس طرح رمضان کا سارا مہینہ برکت والا ہے۔اس کی ایک ایک رات برکتوں والی ہے۔لیکن اس میں ایک ایسی رات بھی ہے۔ جسے لیلتہ القدر کہتے ہیں، جس کے بارے میں خداوند کریم فرماتے ہیں کہ اس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ کتنی افضل ہے اس حقیقت تک ہماری رسائی نہیں ہوسکتی وہ ایک ہی رات گرمیوں میں دس گھنٹے کی اور اگر سردیاں ہوں تو چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے۔لیکن ہزار ماہ سے افضل بہتر اور کئی گنا بہتر۔

اگر چہ رمضان کا مہینہ اور اس کی ساری راتیں اور ساری گھڑیاں افضل ہیں مگر لیلتہ القدر کی رات سب سے افضل، مومن کی زندگی بھی ایسی ہی ہے، جیسے رمضان کا مہینہ اس کا اوّل بھی خیر اور آخر بھی خیر لیکن جس طرح رمضان کے مہینہ میں لیلتہ القدر کا مقابلہ نہیں۔اسی طرح انسان کی زندگی میں جوانی کی گھڑیوں کا بھی کوئی مقابلہ نہیں۔

قیامت کے روز جن پانچ سوالوں کے جواب دیئے بغیر آدم کے بیٹے کے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائیں گے۔ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خداوند کریم پوچھیں گے بتا۔! میں نے تجھے جوانی دی تھی تو نے اسے کن باتوں میں گنوایا؟ تو کیا اس سوال کا جواب دینے کی ہم میں ہمت ہے۔جب سورج سر پر چمک رہا ہوگا۔انسان پسینے میں غرق ہوں گے۔اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟

جس نے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو مشعل راہ بنایا۔سحر خیزی میں جوانی کے دن گزارے تو اس کا مقابلہ زندگی کی کوئی اور گھڑی نہیں کرسکتی۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **خذ من شبابك قبل هرمك** جب کان سن سکتے ہیں۔آنکھیں دیکھ سکتی ہیں۔پاؤں چل سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کو راضی کرلو۔اور ایک وقت وہ بھی آئے گا۔جب بڑھاپا تمہیں اپنے چنگل میں جکڑ لے گا۔اس لیے جوانی کے دنوں کو غنیمت جانو اور خدا کی یاد میں گزار لو۔

دوسرا ارشاد فرمایا: **وصحتك قبل سقمك** (اور صحت کو بیماری سے قبل غنیمت جانو) یہ صحت یہ قوتیں اور توانائیاں جو تمہارے انگ انگ سے ٹپک رہی ہیں۔یہ بھی جواب دے سکتی ہیں۔جوانی میں ٹی بی اور دیگر بیماریاں تمہیں بستر پر ڈال دیتی ہیں۔اس لیے نصیحت فرمائی کہ **خذ من صحتك**' جب صحت درست ہو۔جب تو اپنی مرضی کے مطابق جاگ سکتا ہو۔کام کرسکتا ہو تو اس غرور میں نہ رہے کہ یہ صحت سدا اسی طرح رہے گی بلکہ ایک وقت ایسا آئے گا۔کہ بستر سے اُٹھ کر مسجد جانے کی بھی تم میں ہمت نہ ہوگی۔اس لیے جب ہاتھ اور پاؤں ساتھ دے رہے ہوں تو اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ بلکہ ایسا دن بھی آسکتا ہے کہ تو درد سے تڑپ رہا ہو۔بلبلا رہا ہو اور چیخیں مار رہا ہو۔اس لیے صحت میں اللہ کی عبادت کی عادت ڈال لو۔تاکہ بیماری میں بھی یہ عبادت کرسکو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے۔آج

یہ بندہ بیمار ہے اور تہجد نہیں پڑھ سکا۔ نوافل ادا نہیں کر سکا تو آج اس کے نامہ اعمال میں تہجد اور نوافل لکھ دو تا کہ اس کے نامہ اعمال میں کسی قسم کی کمی نہ آئے۔

ایک اور ارشاد ہے کہ اس کی نیند بھوک اور پیاس واپس لے لو اور اس کے گناہوں کی گٹھڑی بھی اس کے سر سے واپس لے لو۔ پھر جب بیماری کی مدت ختم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کی نیند، بھوک اور پیاس واپس کر دو۔ فرشتہ عرض کرتا ہے۔ اے رب کریم! نیند، بھوک اور پیاس تو واپس کر دی کیا گناہوں کی گٹھڑی بھی واپس کر دوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نیند، بھوک اور پیاس واپس کر دو لیکن وہ گناہ میں نے معاف کر دیے ہیں۔ ان پر قلم پھیر دو، ذرا سوچئے! کہ کونسی ایسی چیز ہے۔ جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ ہماری خوشیاں بھی فانی، ہمارے غم بھی فانی، ہماری زندگی بھی ختم ہونے والی۔ تو سمجھتا ہے کہ جب صحت ہو تو سینما جانا چاہیے۔ خوشی سے بھنگڑا ڈالنا چاہیے۔ اور جب بیماری ہو تو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے۔ یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت عبادت پسند کرتا ہے۔ لیکن لطف تو تب ہے کہ تیری صحت ہو اور تو خداوند کریم کے حضور جھک رہا ہو۔

پھر فرمایا: اغتنم۔۔۔ وفراغك قبل شغلك (اور فرصت کو مصروفیت سے پہلے غنیمت جانو) یعنی جب تجھے فراغت ہو، پابندی نہ ہو اور تو اپنے وقت کا خود مالک ہو (جیسے ہم یہاں جیل میں ہیں) تجھے فکر اور پریشانی نہ ہو۔ جب ایسے فرصت اور فراغت کے لمحے ہوں۔ تو انہیں ضائع نہ کرو۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے کل ایسا وقت آجائے کہ تمہاری فکر اور پریشانی بڑھ جائے۔ تمہارے سکون کے لمحات ختم ہو جائیں۔ تمہیں مقدمات اور لڑائی جھگڑے درپیش ہو جائیں۔ لیکن جب تجھے ایسی پریشانیاں نہ ہوں۔ جب فرصت اور فراغت کے لمحے نصیب ہوں تو انہیں ایسے خرچ کیا کرو کہ جب مصروفیت کے لمحے آجائیں تو تجھے پریشان نہ ہونا پڑے۔

زندگی کے لمحات کو صحیح اور مناسب طور پر خرچ کرنے کا کلیہ خود نبیؐ نے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: کہ غیر ضروری امور کو ترک کر دینے میں اسلام کا حسن ہے۔ کتنا جامع پیارا اور ہمہ گیر قاعدہ ہے یعنی جن کاموں کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہو سکتا۔ وہ کرنے چاہئیں اور جن کے بغیر گزارا ہو سکتا ہے۔ وہ چھوڑ دینے چاہئیں۔ فرائض ضرور ادا کرنے چاہئیں۔ جب ایک انسان اس کی بنیاد بنا کر اپنا وقت تقسیم کرے گا۔ تو اسے قلت وقت کی کبھی شکایت نہ ہوگی۔ معاشیات میں ترجیحات کا اصول اپنایا جاتا ہے۔ اکثر ممالک خصوصاً ترقی پذیر ممالک اپنے بجٹ اور ترقیاتی منصوبوں کو ترجیحات کی بنیاد پر ترتیب دیتے ہیں۔ یعنی جن کاموں اور منصوبوں کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا۔ جو ضروری ہیں۔ وہ ضرور پایۂ تکمیل کو پہنچائے جائیں اور جن کے بغیر گزارا ہو سکتا ہے انہیں ملتوی کر دیا

جائے۔ محدود وسائل کے ہوتے ہوئے لامحدود خواہشات کے ساتھ اسی طریقہ سے نپٹا جا سکتا ہے۔ جو کلیہ چودہ سو سال بعد دنیا اپنا رہی ہے۔ نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پہلے ہی ہمیں آگاہ فرما دیا تھا۔ کاش ہم اپنے حکیم نبیؐ کے ان ارشادات پر عمل کرتے اور دنیا میں مہر و ماہ بن کر چمکتے۔

پھر فرمایا: اغتنم۔۔۔۔ وحیاتك قبل موتك (زندگی کو موت سے قبل غنیمت جانو)۔ یہ زندگی کا آفتاب ہمیشہ طلوع نہیں رہے گا۔ اسے ڈھلنا اور ڈوبنا بھی ہے۔ اسے اس طرح خرچ کرو کہ جب دنیا سے جاؤ تو تمہیں افسوس نہ کرنا پڑے۔ ذکر الٰہی کے نُور سے تیری قبر جگمگا رہی ہو اور درود شریف کی برکت سے وہاں رحمتیں ہی رحمتیں ہوں۔ یہ نہ ہو کہ جوانی آئے اور تو کہے۔ اب عیش کر لیں۔ بڑھاپے میں عبادت کر لیں گے، یہ نہ ہو کہ صحت ہو تو تو کہے کہ اب بھنگڑا ڈال لیں۔ پھر خدا کو راضی کر لیں گے۔ خدا کے حضور جھک جائیں گے۔ یہ نہ ہو کہ فراغت کے لمحے تجھے میسر ہوں اور تو انہیں یونہی ضائع کرتا رہے اور یہ کہے کہ آنے والے وقت میں خدا کی رضا حاصل کر لیں گے۔ یہ نہ ہو کہ تو زندہ رہے اور خدا کی یاد سے غافل رہے۔ اور جب موت تیرے سامنے کھڑی ہو تو تو افسوس کر رہا ہو۔ اور توبہ کر رہا ہو۔ اور یہ حسرت کر رہا ہو کہ کاش اب مجھے دنیا میں کچھ وقت اور دیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قبر تو دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''۔ تو ہم کوشش کریں کہ ہماری قبر دوزخ کا گڑھا نہ ہو۔ بلکہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہو۔ حضور ﷺ نے اپنے غلاموں کو یہی نصیحت فرمائی اور آج بھی آپ کا یہی فرمان ہماری زندگی کا رخ بدل سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میں اُس کی رفعتوں کو حرف پہناؤں تو کیا، جس کا
زمیں پر اک قدم ہے، دوسرا افلاک سے آگے
(اقبالؒ)

صفاتِ مومنین

(۴)

ڈاکٹر محمد میاں صدیقی

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (سورۃالتوبہ: آیت نمبر۱۱۱)

(اللہ نے مؤمنین سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر خرید لیا کہ ان کے لیے جنت ہے۔وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، کبھی دوسروں کو مارتے ہیں اور کبھی خود اپنی جان دے دیتے ہیں۔اس کے ذمہ پکا وعدہ ہو چکا توریت میں، انجیل میں اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ قول کا پکا کون ہے۔سو اپنے اس معاملے پر خوشیاں مناؤ جو تم نے اللہ سے کیا ہے۔اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے)

ان دو آیتوں سے پہلے جو آیتیں ہیں ان میں منافقین کا اور ان کی بُری عادتوں کا ذکر ہے، وہ ہر نیکی کے کام سے اور بطورِ خاص جہاد سے جی چراتے تھے کیوں کہ جہاد میں مال بھی خرچ ہوتا ہے اور جان کا بھی خطرہ ہوتا ہے لیکن جو سچے اور پکے مؤمن تھے وہ اسلام کی راہ میں ہر قربانی دینے کے لیے تیار رہتے تھے، خواہ وہ مال کی ہو یا جان کی۔

سورۂ توبہ کی یہ آیتیں بیعت عقبہ کے شرکاء کے بارے میں نازل ہوئیں۔بیعت عقبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے تیرہویں سال ہجرت مدینہ سے کچھ پہلے مدینہ منورہ کے ستر مرد اور عورتوں سے لی تھی۔یہ بیعت اسلام کے اصول عقائد و اعمال کے علاوہ اس بات پر بھی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچیں گے تو یہ آپ کے ساتھ مل کر کافروں سے جہاد کریں گے۔عبداللہ بن رواحہؓ بھی بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔وہ کہنے لگے: یا رسولؐ اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان اس وقت جو معاہدہ ہو رہا ہے اس میں آپ جو شرائط اپنے رب کے متعلق رکھنا چاہیں ان کی بھی وضاحت فرما دیں اور اپنے بارے میں جو شرائط

رکھیں ان کا بھی ذکر فرما دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کے لیے تو یہ شرط رکھتا ہوں کہ آپ صرف اسی کی بندگی کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور اپنے لیے یہ شرط رکھتا ہوں کہ میری حفاظت اس طرح کرو گے جس طرح اپنے جان و مال کی حفاظت کرتے ہو۔ حاضرین نے پوچھا اگر ہم یہ دونوں شرطیں پوری کر دیں تو ہمیں اس کے بدلے میں کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت کی لازوال نعمتیں۔ سب لوگوں نے خوش ہو کر کہا: ہم اس سودے پر راضی ہیں، اور ایسے راضی ہیں کہ اس کو کبھی فسخ نہیں کریں گے۔

یہ اگرچہ بیعت تھی مگر دیکھنے میں اور گفتگو میں صورت ایک سودے اور لین دین کی بن گئی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے خریداری سے تعبیر کیا۔ ان لوگوں نے حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ کر یہ کہا: ہم اس معاملے پر بیعت کرنے کو تیار ہیں اور آپ ﷺ کی حفاظت اس طرح کریں گے جیسے ایک غیرت مند انسان اپنی عورتوں اور بچوں کی کرتا ہے اور آپ کے مقابلے پر اگر دنیا کے کالے اور گورے سب جمع ہو جائیں تو ہم ان سب کا مقابلہ کریں گے۔" بات کی ابتدا ہی اس سے کی کہ اللہ نے مسلمانوں سے ان کے جانوں اور مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا کہ ان کو جنت ملے گی۔ یہ کہنے کے بعد اب ان کی صفتیں بیان کرتے ہیں، اور سب سے پہلے اسی صفت کا ذکر کرتے ہیں جو بیعت اور معاہدے کی بنیاد تھی۔ اس صفت کا عملی مظاہرہ دنیا نے حضور علیہ السلام کی مدنی زندگی میں دیکھا۔ ان کی پہلی اور بنیادی صفت یہ ہے کہ اللہ کے دین کی سربلندی اور اس کے رسول ﷺ کی حمایت و حفاظت میں جنگ کرتے ہیں اور ایسی بے جگری سے لڑتے ہیں کہ کسی بات کی پروا نہیں کرتے۔ اللہ کے اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں کو مارتے ہیں اور کبھی لڑتے لڑتے ان کے ہاتھوں خود مارے جاتے ہیں اور اپنی جانیں اللہ کے حوالے کر کے جنت کے حق دار بن جاتے ہیں۔

ان مؤمنین کے جذبہ جاں نثاری اور ایفائے عہد کی اس صفت کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ان سے کہہ دو کہ یہ خوشیاں منائیں، انہوں نے اپنے معاملے کو خوب نبھایا۔ ان کو بتا دو کہ اللہ نے ان سے ان کی اس قربانی پر جو وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا ہو گا۔ اللہ سے زیادہ قول کا سچا اور پکا کون ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد ان مؤمنین کی سات صفتیں بیان کیں۔ گناہوں سے توبہ کرنے والے ہیں، اخلاص اور حسن نیت کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں، اللہ کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں، روزے رکھنے والے ہیں، اللہ کے حضور رکوع اور سجدہ کرنے والے ہیں، نیکیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں اور آخری صفت بیان کی کہ اللہ نے جو حدود مقرر کی ہیں ان کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہ بڑا جامع فقرہ ہے۔ مطلب یہ کہ مؤمنین کی جو سات صفتیں بیان کی گئیں ان سب کا اجمال اور خلاصہ یہ ہے کہ اللہ نے جس کام کی جو حد مقرر کر دی ہے اس سے یہ

لوگ تجاوز نہیں کرتے، اس کی پابندی اور حفاظت کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ: جن مؤمنین کی یہ صفات ہوں ان کو ایسی نعمتوں کی خوش خبری سنادو جو ان کے وہم وگمان سے بڑھ کر ہیں، جن کا ذکر انہوں نے کبھی نہیں سنا، اور جن کی حقیقت کسی عبارت اور بیان وکلام سے واضح کرنا ممکن نہیں اور یہ نعمتیں جنت کی نعمتیں ہیں۔

مزید تفصیل کے لیے مطالعہ کیجئے

سیرۃ النبیؐ۔ سید سلیمان ندوی۔ جلد:٦

معارف الحدیث۔ مولانا محمد منظور نعمانی۔ جلد:٢

تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفیع۔ جلد:٢، ص:١٨٤۔١٨٦، جلد:٦، ص:٥٠١۔٥١٠

تفہیم القرآن۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔ جلد:٣، ص:٣٦٨

معارف القرآن۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ جلد:٣، ص:٤١٠۔٤١٢

معالم القرآن۔ مولانا محمد علی الصدیقی۔ جلد:٢

”یاد رکھو۔! دنیا کی تمام مشکلات کا حل اسلامی حکومت کے قیام میں ہے۔ اسی مقصد کی خاطر میں لندن کی پرسکون زندگی کو چھوڑ کر عظیم مفکر علامہ اقبال کے تصور کو عملی جامہ پہنچانے کی خاطر ہندوستان آ گیا ہوں۔ ان شاءاللہ ایک ایسی فلاحی اور مثالی مملکت قائم ہوگی، جس کی بنیاد **لاالٰہ الا اللہ** پر ہوگی، اور دنیا اس کی تقلید پر مجبور ہو جائے گی“۔

[نئی دہلی میں انٹرویو۔ ٢٦ نومبر ١٩٤٦ء]

زکوٰۃ، عُشر اور صدقات کا نظام

(۳)

محمد منیر احمد☆

ایک بنیادی غلط فہمی کا ازالہ

اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ موجودہ دور میں طرح طرح کے ٹیکسوں کے باوجود ترقی پذیر ممالک (خاص طور پر پاکستان) کے حکومتی اخراجات پورے نہیں ہوتے تو صرف ڈھائی فی صد زکوٰۃ اور ۵ یا ۱۰ فی صد عُشر کے اُمورِ حکومت کیسے چلائے جائیں گے؟ ایڈم سمتھ نے ٹیکسوں کے حوالے سے چار اصول بیان کیے تھے۔ انصاف (fairness)، یقینیت (certainity)، آسانی (convenience) اور کارکردگی (efficiency)۔ بڑی دل چسپ بات ہے کہ زکوٰۃ انکم ٹیکس کے مقابلے میں درج بالا چاروں اُصولوں کے زیادہ مطابق ہے:

اوّل: اس میں انصاف ہے کیوں کہ اس کا نصاب موجود ہے اور سارے سال کی آمدنی سے اخراجات کرنے کے بعد بچ جانے والی رقم پر زکوٰۃ واجب ہے۔ دوم اس میں یقینیت ہے کیوں کہ اس کی شرح (۲٫۵ فی صد) ہر حال میں طے شدہ ہے۔ تیسرے اس میں آسانی ہے کیوں کہ اس کی شرح انتہائی کم اور سال میں ایک بار ادا کی جاتی ہے۔ چوتھے، یہ بوجھ نہیں ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کو ایک خوش گوار احساس ہوتا ہے کہ اس کا مال پاک ہو گیا جس سے زیادہ کام کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے کیوں کہ زکوٰۃ کے لغوی معنی پاکیزگی اور بڑھوتری کے ہیں۔ علاوہ ازیں زکوٰۃ حاضر سال کی آمدنی (flow of income) اور پچھلے برسوں کی جمع شدہ دولت (stock of wealth) پر بھی ہے، جب کہ انکم ٹیکس رواں سال کی آمدنی پر ہی ہے۔

زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ، جب کہ عُشر سال میں کئی بار ہر فصل کی کٹائی کے وقت ادا کرنا ہوتا ہے۔ تیسرے اس کی شرح زکوٰۃ سے خاصی زیادہ ہے، یعنی چاہی زمین (کنویں سے سیراب ہونے والی) پر ۵ فی صد اور نہری زمین

☆ سابق چیف مینیجر اسٹیٹ بنک آف پاکستان/ مصنف کتاب مدینہ اکنامکس

پر ۱۰ فی صد ہے۔ آج کے دور میں صنعتی پیداوار بھی زمین پر قائم کی ہوئی فیکٹریوں سے ہی حاصل کی جاتی ہے۔ بعض فقہا تو اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ صنعتی پیداوار پر بھی عُشر لگایا جاسکتا ہے۔ یہاں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ زکوٰۃ کے نفاذ کے وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں لگائی تھی کیوں کہ وہ سامانِ حرب (جنگ) میں شمار ہوتے تھے اور جنگِ بدر کے وقت مسلمان فوج میں صرف دو گھوڑے تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ کے دور میں جب بہت زیادہ گھوڑے مالِ غنیمت میں آئے تو اُن پر بھی زکوٰۃ لگادی گئی۔ آج کے دور میں یہی صورتِ حال ہیرے جواہرات کے زیورات کی ہے جن پر زکوٰۃ لی جاسکتی ہے۔ اگر حکومت عوام کا اعتماد جیتنے میں کامیاب ہوجائے تو اربوں روپے کے ذاتی صدقات بھی بیت المال میں جمع کروائے جاسکتے ہیں، لہٰذا یہ صرف خام خیالی ہے کہ زکوٰۃ اور عشر کے نظام سے اُمورِ حکومت نہیں چلائے جاسکتے۔ اسی نکتے کی مزید وضاحت پاکستان کے حوالے سے پیش ہے۔

پاکستان کا نظامِ ٹیکس

ہمارا موجودہ ٹیکس کا نظام استحصال اور ظلم پر مبنی ہے، جس کا ۴۰ فی صد سے زیادہ حصہ تجارت پر ٹیکس سے آتا ہے۔ ۲۰۲۲-۲۳ء کے لیے ٹیکس وصولی کا ہدف ۷۶۴۰ ارب روپے تھا، مگر عملی وصولی اس سے بہت کم ہوتی ہے۔ جیسا کہ پچھلے دو سال کے اعداد و شمار سے واضح ہے:

	۲۰۲۰-۲۱ء		۲۰۲۱-۲۲ء	
☆ انکم ٹیکس:	۱۷۳۱	ارب روپے	۲۲۷۸	ارب روپے
☆ سیلز ٹیکس:	۱۹۸۳	ارب روپے	۲۵۲۵	ارب روپے
☆ کسٹم ڈیوٹی:	۷۴۷	ارب روپے	۱۰۰۰	ارب روپے
☆ وفاقی ایکسائز ڈیوٹی	۲۸۴	ارب روپے	۳۲۲	ارب روپے
☆ کُل وصولیاں	۴۷۴۵	ارب روپے	۶۱۲۵	ارب روپے

درج بالا اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ سب سے زیادہ وصولی سیلز ٹیکس (تجارت پر ٹیکس) سے ہوتی ہے، جو اپنی فطرت میں بالکل غیر اسلامی ہے۔ اس وقت فیڈرل بورڈ آف ریونیو (FBR) دو بڑے مسائل سے دوچار ہے: اوّل یہ کہ بڑے لوگ ٹیکس نہیں دیتے۔ دوم یہ کہ ٹیکس دینے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ زکوٰۃ سے کس قدر وصولی ہوسکتی ہے اس کی ہم صرف ایک مثال دیتے ہیں۔ ۲۵ کروڑ کی آبادی میں خواتین کا تناسب تقریباً ۵۰ فی صد ہے، یعنی

ساڑھے بارہ کروڑ کے لگ بھگ۔ان میں ایک کروڑ عورتیں ایسی ہیں جن کے پاس ۲۰ تولے یا اس سے زیادہ سونا ہے۔دو لاکھ روپیہ فی تولہ کی قیمت سے ایسی ہی ہر عورت پر ایک لاکھ روپے زکوٰۃ واجب ہے۔اس طرح ایک ہزار ارب روپے صرف سونا، چاندی کی زکوٰۃ سے اکٹھا ہوگا اور ایف بی آر کو نئے ایک کروڑ ٹیکس فائلر زمل جائیں گے۔ مالِ تجارت، ذاتی گھر کے علاوہ خریدے ہوئے پلاٹ، مویشی اور اسٹاک کے شیئرز پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔زرعی پیداوار، صنعتی پیداوار اور سروسز سیکٹر کے شعبے کی خدمات پر 'عُشر' ہے۔اس کے علاوہ اربوں روپے کے ذاتی 'صدقات' ہیں۔اگر ان سب ادائیگیوں کو منظم کرلیا جائے تو پاکستان ہر سال نہ صرف ۷۶۴۰ ارب روپے سے زیادہ محصولات اکٹھا کرسکتا ہے بلکہ تجارت پر بے جا بوجھ اور مہنگائی سے بھی جان چھوٹ سکتی ہے۔یہ کام آئی ایم ایف کی شرائط کے اندر رہتے ہوئے کیا جاسکتا ہے۔سادہ الفاظ میں راہِ نجات تو موجود ہے، صرف ہمت اور ارادے سے اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

معاشیات سیاسیات کے تابع ہے

معاشی نظام کا نفاذ سیاسی حکومت کرتی ہے۔اسی لیے شروع میں مغرب میں معاشیات کے مضمون کو 'پولیٹیکل اکانومی' کہا جاتا تھا۔اسلام میں یہ ترتیب صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے نظام سے ہے جس کا ذکر بار بار قرآن میں آتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت کے بعد جو سیاسی نظام قائم کیا تھا، اس میں حکمرانوں کے لیے سادگی اور ذمہ داری انتہائی ضروری تھی۔رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ حاکم مدینہ، حکومتی خزانے سے کوئی تنخواہ نہیں لی اور اپنی محدود آمدنی سے خود اور آپ ﷺ کے اہل خانہ نے انتہائی سادہ طرزِ زندگی اپنایا۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حکومتی وظیفہ (چھ ہزار درہم سالانہ) مدینہ کے عام شہری کی سالانہ آمدنی کے برابر تھا۔تجارت پر ٹیکس ختم کرنے کا بڑا مقصد تجارت کا فروغ اور غریب لوگوں کو سستی اشیا فراہم کرنا تھا۔دراصل معاشی نظام سے پہلے گڈ گورننس ماڈل کی ضرورت ہے، جو فلاح پر مبنی معاشی نافذ کرسکے۔اسی لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے صلوٰۃ کا نظام اور اس کے بعد زکوٰۃ (معاشیات) کا نظام دیا تھا۔

پاکستان کا موجودہ سیاسی اور معاشی نظام ساتویں صدی کی ریاستِ مدینہ کے فلاحی معاشرے کے بالکل برعکس اور انتہائی ظلم پر مبنی ہے۔تجارت پر طرح طرح کے ٹیکس لگا کر غریب کی زندگی عذاب بنادی گئی ہے۔بڑے ستم کی بات یہ ہے کہ ایک شوگر مل کا مالک اور اُس شوگر مل کے گیٹ پر کھڑا سیکورٹی گارڈ، پٹرول، دودھ، گھی اور دوسری

اشیائے ضروریہ کی ایک ہی قیمت ادا کرتے ہیں۔ پاکستان بنیادی طور پر زرعی ملک ہے، مگر یہاں زرعی ٹیکس یا عُشر نہیں لگایا گیا، کیوں کہ بڑے بڑے زمیندار (جو اَب سیاست دان بھی ہیں) اس کے مخالف ہیں۔ افسر شاہی کے اخراجات بے تحاشا ہیں۔ آج پاکستان کے بااختیار طبقے اپنے اپنے مفادات کے تحفظ میں مصروف ہیں، جس سے غرب کی زندگی اجیرن ہوگئی ہے۔

موجودہ معاشرتی زوال سے نکلنے کے لیے درج بالا بیان کردہ زکوٰۃ عُشر اور صدقات کے نظام میں ہی راہِ نجات ہے۔ اس کے لیے پہلے ہمیں اپنے سیاسی نظام کو ٹھیک کرنا ہوگا تاکہ عوام کو سیاست دانوں کی صداقت اور ایمان داری کا یقین ہو جائے اور وہ خوشی خوشی زکوٰۃ، عشر اور صدقات بیت المال میں جمع کروادیں۔ اس کے لیے تاجر کو سچا، سرکاری آفیسر کو ذمہ دار اور عالمِ دین کو حقیقی رہنما بننا ہوگا، تاکہ پہلے ہم خود اسلامی نظامِ ٹیکس کو نافذ کریں اور کامیاب تجربے کے بعد اقوامِ عالم کو اسے پیش کرسکیں اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت عالم ہونے کی عملی دلیل ہوگا۔

حرفِ آخر

پچھلے پانچ سو سال سے جاری زوال کے باعث ہم دین اسلام کی حقیقت اور فعالیت سے بڑی حد تک غافل اور بے خبر ہو چکے ہیں۔ آج کل مغرب میں ایک فی صد اور ۹۹ فی صد کی بحث کا بڑا شور ہے، کیوں کہ معاشی ترقی کے ثمرات کا بڑا حصہ ایک فی صد لوگ لے جاتے ہیں۔ نظامِ سرمایہ داری میں اصلاح کی باتیں ہورہی ہیں، مگر ہمارے ملک کے اکانومسٹ، دانشِ افرنگ سے اس قدر مرعوب ہیں کہ پاکستان کے معاشی مسائل کا حل زبوں حال سرمایہ داری میں ڈھونڈتے ہیں۔ پاکستان اس وقت اخلاقی، سماجی اور معاشرتی ابتری سے دوچار ہے، مگر علمائے دین کی طرف سے کوئی قابلِ عمل حل سامنے نہیں آرہا، کیوں کہ ان کے بیان اور مباحث علمی اور نظریاتی نوعیت کے ہیں، جن کا ملک کے موجودہ مسائل سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ زکوٰۃ، عشر، صدقات کا نظام بنیادی طور پر قرآنی نظریہ ہے جس پر خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل درآمد کا کر کے انسانیت کے پہلے فلاحی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ موجودہ گھٹا ٹوپ اندھیرے اور مایوسی کے عالم میں ہمیں دانش افرنگ کے بجائے سیرتِ نبی ﷺ کے درخشاں پہلوؤں سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ علامہ اقبال نے تو اس راز سے ۱۹۳۰ء کے عشرے ہی میں ہمیں آگاہ کردیا تھا:

تو اے مولائے یثربؐ! میری چارہ سازی کر
مری دانش ہے افرنگی، مرا ایماں ہے زُناری

☆

لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)

مِل کے ہم سب توڑیں گے ظلم کی اِن زنجیروں کو
مل کے اک دن توڑیں گے باطل کی شمشیروں کو

نہ مال کے بدلے بیچیں گے ہم اپنی ملی غیرت کو
منظور نہیں ہیں ایسے سودے غیرت مند ضمیروں کو

اوجِ فلک پہ پرچم اپنا مل کر سب لہرائیں گے
خاطر میں نہ لائیں گے ہم دشمن کی تدبیروں کو

ماضی اپنا روشن ہے ہم روشن حال بنائیں گے
دیں گے رنگ حقیقت کا ہم خوابوں کی تعبیروں کو

باطل سے ٹکرائیں گے ہم نیچا اُسے دِکھائیں گے
ناکام کریں گے دشمن کی ساری ہم تدبیروں کو

بیدار کریں گے مِلّت کو اور سیدھی راہ دِکھائیں گے
نیک اعمال سے بدلیں گے اطہرؔ ہم تقدیروں کو

اطلاعات انجمن

مرتب: تاج محمد جان

فیض الاسلام ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ فیض آباد میں سالانہ تقریب تقسیم اسناد کی رپورٹ

انجمن فیض الاسلام کے فنی تعلیمی ادارے فیض الاسلام ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ فیض آباد کے طلبہ میں اسناد تقسیم کرنے کی سالانہ تقریب انجمن کے میاں حیات بخش ہال میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی انجمن فیض الاسلام کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد تھے. انجمن کے سیکریٹری جنرل گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر، جوائنٹ سیکریٹری طاہر ضیاء، انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل زین العابدین، قاری غلام فاروق، اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی. تقریب کا آغاز کلام پاک کی تلاوت اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا. ایف ٹی ٹی آئی کے پرنسپل زین العابدین نے ادارے کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ٹیکنیکل بورڈ کے امتحانات میں ہمارے طلبہ نے سوفیصد نتائج حاصل کئے جو ہمارے لئے باعث فخر ہے. انہوں نے ادارے میں نئی ہنرمندیوں کی تربیت شروع کرنے کے حوالے سے تفصیلات سے بھی آگاہ کیا. تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے کہا کہ علم، تحقیق اور جستجو مسلم امہ کا اثاثہ رہی ہے اور جب سے ہم ان سے دور ہوئے ہیں ہم پستی میں چلے گئے ہیں. اگر ہمیں قوموں کی عالمی برادری میں باوقار مقام حاصل کرنا ہے تو اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کیلئے ایسی سہولیات پیدا کریں جہاں وہ علم کے حصول کے ساتھ ساتھ تحقیق، جستجو اور نئی ایجادات کر سکیں. انسٹی ٹیوٹ میں مختلف ہنرمندیوں میں اعلیٰ نمبروں سے پاس ہونے والے بالخصوص انجمن کے اپنا گھر کے طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے کہا کہ ہمارے نوجوانوں میں صلاحیتوں کی کوئی کمی نہیں. اساتذہ انہیں ہنرمند بنانے کے ساتھ ساتھ ایسی سہولیات اور ماحول فراہم کریں جہاں وہ اپنی تحقیقی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے اور نئی ایجادات کر کے ٹیکنیکل اعتبار سے آگے بڑھتی دنیا میں اپنا حصہ ڈال سکیں. انہوں نے کہا جدید ایجادات سے قبل چار سو سال تک مسلمان سائنسدان علم و

تحقیق کے آسمان پر چھائے رہے اوران ہی کی فراہم کی گئی بنیاد پر بہت ساری جدید ایجادات ہوئی ہیں.ہمیں اپنے بچوں کو اپنے اس شاندار اور قابل رشک ماضی سے کماحقہ آگاہ کرنا چاہیئے تا کہ ان کے اندر بھی تحقیق وجستجو کا شوق پیدا ہوسکے.عشق یا شوق جب پیدا ہو جائے تو پھر آدمی کسی بھی میدان میں نقطہ ہائے کمال کو پہنچ سکتا ہے. پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے ادارے میں فنی تربیت کے معیار میں بہتری کی گنجائش کو پورا کرنے پر بھی زور دیا.اس موقع پر انجمن کے جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر نے اپنے خطاب میں طلبہ سے کہا کہ وہ پوری توجہ اور محنت کے ساتھ علم وہنر سیکھیں اور اپنی مہارت کے درجہ کمال کو پہنچ کر عملی زندگی میں اپنا،اپنے والدین،ادارے اور اساتذہ کا نام روشن کریں.بعدازاں پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد اور دیگر نے نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلبہ میں اسناد تقسیم کیں.

حادثہ غم

انجمن فیض الاسلام کی جنرل کونسل کے ممبر عامر شہزاد مغل کے بڑے بھائی گذشتہ دنوں انتقال کر گئے جن کو خیابان سرسید کے قبرستان میں سپردخاک کردیا گیا.نماز جنازہ میں انجمن فیض الاسلام کے اراکین سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی.صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد،جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر،سیکریٹری اطلاعات محمد بدر منیر اور دیگر عہدیداروں نے عامر شہزاد مغل سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں.

جولوگ،اللہ کی عطا کی ہوئی دولت۔اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں،اور خرچ کرنے کے بعد نہ کسی پر احسان دھرتے ہیں نہ کسی توہین کرتے ہیں،ایسے لوگوں کی مزدوری اللہ پاس دھری ہے۔ قیامت کے دن ان لوگوں کوکوئی خوف وخطر نہ ہوگا،اور نہ یہ کسی رنج وغم کا شکار ہوں گے“۔

[القرآن:البقرہ(۲)،۲۶۲]

ادارہ کے لیے امداد، خیرات، صدقات وزکوٰۃ کی رقوم مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر میں بھی جمع کرائی جاسکتی ہیں

ALLIED BANK LIMITED

Swift Code

ABPAPKKA

Account No: 0010014045790013

IBAN

PK 65 ABPA 0010014045790013

Branch Code 0339

Account Title

ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

MCB BANK LIMITED

Swift Code

MUCBPKKA

Account No: 0046702010017539

IBAN

PK 25 MUCB 0046702010017539

Branch Code 0467

Account Title

APNA GHAR ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(سورۃ المنافقون)

اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ و خیرات کر لیتا اور نیکو کاروں میں سے ہو جاتا۔ (آیت: 63:10)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لوگو! صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے ہوئے پھرے گا مگر اسے کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اس کو قبول کرے، جسے دینے لگے گا وہ جواب دے گا: اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں" (صحیح البخاری: 1411)

توشۂ آخرت

جولوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔اُن کے مال کی مثال ایسی ہے۔جیسے ایک دانہ، کہ اس سے سات بالیاں اُگیں۔اور ہر ہر بالی کے اندر سوسو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے افزونی دیتا رہتا ہے۔اللہ بڑا وسعت اور بڑا علم والا ہے۔ (سورۃ البقرہ:۲۶)

☆

☆ انجمن کے مرکزی دفتر (ٹرنک بازار) اور فیض آباد کمپلیکس کی برانچوں میں موصول ہونے والے عطیات کی فہرست۔

اس شمارے میں جس ماہ کے عطیات کی فہرست شائع ہورہی ہے۔اگر آپ نے اسی ماہ میں عطیہ دیا ہوتو اپنی رسید نمبر کے مطابق جس جگہ اور جس تاریخ کو عطیہ دیا ہو وہیں تلاش کیجئے۔

حسابات ٹرسٹ بازار بابت ماہ مارچ 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
یکم مارچ 24	765	نثار صاحب	راولپنڈی	1000
//	766	محمد صابر حسین صاحب	//	2000
//	767	عادل ظہور صاحب	//	300
//	768	مختار صاحب	//	100
//	769	محمد لطیف صاحب	چکوال	500
//	300	پرویز بخت قاضی صاحب	لاہور	25000
2 مارچ 24	770	چندہ نمازیاں	راولپنڈی	3250
//	771	ثناء الرحمان خان طارق	کراچی	400
//	772	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	773	ساجد نواز قریشی صاحب	//	2500
//	774	محمد لطیف صاحب	//	500
3 مارچ 24	775	نوید مختار صاحب	//	2000
//	776	عمر نواز صاحب	//	500
//	777	عدیل صاحب	//	100
4 مارچ 24	778	بندہ خدا	راولپنڈی	500
//	779	مختار صاحب	//	100
//	780	سلیم اصغر علی صاحب	بحرین	600000
//	781	انجم بشیر صاحب	راولپنڈی	11000
//	782	نوید اختر ملک صاحب	//	100000
//	783	حسن محمود صاحب	//	100000
//	784	عبدالخالق مرحوم	//	1500
//	785	مختار احمد صاحب	//	100
//	786	لیث اللہ صاحب	//	500
5 مارچ 24	787	احسان الحق صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
5 مارچ 24	788	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	789	چوہدری محمد سلطان صاحب	//	1000
//	790	چوہدری عبدالمنان صاحب	//	500
//	791	اتفاق بیکری	//	500
//	792	چوہدری محمد عمران اہل خانہ	//	500
//	793	مختار احمد صاحب	//	100
//	794	عبداللطیف صاحب	//	5000
//	795	بن اصغر صاحب	//	500
//	796	امجد جاوید صاحب	//	1000
6 مارچ 24	797	بشارت احمد خان صاحب	راولپنڈی	2000
//	798	سلیمان صاحب	//	3260
//	799	ارسلان بشیر صاحب	//	1000
//	800	عدیل صاحب	//	100
//	801	وسیم صاحب	//	1000
//	802	مسز میر صاحبہ	//	50000
//	803	مختار احمد صاحب	//	100
//	804	لیث اللہ صاحب	//	500
//	551	ساجد رؤف صاحب	اسلام آباد	80000
//	552	ص نمبر ۴۶۹ خشبو ڈائجسٹ	نواب آباد	280
//	553	ص نمبر ۲۲ نور محمد صاحب	انوار چوک	110
//	554	ص نمبر ۶۰ عزیز افتخار اکبر	//	1540
//	555	ص نمبر ۲۷ عبدالغفور صاحب	//	360
//	556	ص نمبر ۹۹ حکیم خلیل اللہ	//	1700
//	557	علی بہادر خان صاحب	//	100
//	558	ص نمبر ۲۲۱ محمد فیاض آٹا چکی	//	1550
//	559	ص نمبر ۹۷ محمد سعید قریش آٹا چکی	//	600

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6مارچ24	560	مں نمبر ۱۱۳ النور کریانہ سٹور کاظم حسین	انوارا چوک	310
//	561	مں نمبر ۹۴ حاجی محمد تاج مرحوم	15/G	580
//	562	مں نمبر ۱۸ ابہرام گل ماگرے	//	520
//	563	مں نمبر ۵۲۷ نزاکت علی اینڈ عمیر	لائق علی چوک	1290
//	564	نفیس پان شاپ	//	1000
//	565	مں نمبر ۲۲ محمد امین پنجاب لیدر سپورٹس	//	1440
//	566	مں نمبر ۶۳ سید صادق حسین شاہ	//	310
//	567	مں نمبر ۵۱۲ عمر خان لشکارے	//	100
//	568	مں نمبر ۱۵۳ محمد صادق محمد یونس	//	1000
//	569	مں نمبر ۱۵۵ نعمان ہیر دڑیس حمام	//	50
//	570	مں نمبر ۱۸ انوار عالم	//	1020
//	571	مں نمبر ۴۵۷ حاجی فضل الٰہی مرحوم	//	640
//	572	مں نمبر ۸۵ صوفی امان اللہ	//	1250
//	573	مں نمبر ۶۴ نیشنل کل ہیر ڈریسر	//	450
//	574	صارم گارمنٹس	//	50
//	575	اقبال کریانہ سٹور	//	500
//	576	انصاف کریانہ سٹور	//	500
//	577	شیخ عبدالمجید قریش	//	100
//	578	مں نمبر ۱۴۲۸ امجد ویلڈنگ ورکس	//	730
//	579	مں نمبر ۲۶۲ وحید سٹیل ورکس	//	60
//	580	مں نمبر ۱۴۸۳ اعظم کریانہ سٹور	//	1260
//	581	محمد حکیم اللہ خان مرحوم	//	150
//	582	چشتی قادری عینک ساز	//	100
//	583	مں نمبر ۲۳ سید فدا حسین شاہ	21/F	360

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6مارچ24	584	طاہر صدیق صاحب	21/F	100
//	585	شفیق کیٹرینگ والے	//	500
//	586	خالد برادرز	حسن ابدال	200
//	587	مں نمبر ۱۶۸ چوہدری ظفر بیکری	//	120
//	588	محمد امین بانڈفروش	//	200
//	589	مں نمبر ۲۰۷ حاجی ملک قمر الدین	واہ سیمنٹ ورکس	800
//	590	مں نمبر ۱۱۶ امجد سبزی فروش	//	250
//	591	مں نمبر ۱۹ حاجی ملک مسکین جنرل سٹور	//	1500
//	592	حاجی ملک مرحوم	//	5000
//	593	مں نمبر ۱۰۲ راجہ بکڈپو	//	220
//	594	مں نمبر ۵۸ جمیل بکڈپو	//	120
//	595	مں نمبر ۱۱۹ عبدالرحمٰن خان چکن والے	//	100
//	596	مں نمبر ۱۵ فیروز دین مرحوم	//	1700
//	597	عاشق کریانہ سٹور	//	200
//	598	مں نمبر ۷۱ حاجی جارب علی	لالہ رخ	1350
//	599	مں نمبر ۴۰۵ حمید حمید کریانہ سٹور	//	260
//	600	والدین مرحومین عبدالقیوم	ڈھوک الٰہی بخش	200
7مارچ24	805	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	806	سرفراز صاحب	//	2000
//	807	شیخ زبیر صاحب	//	1000
//	808	زاہد رشید صاحب	//	3000
//	809	میسرز آذان فیبرکس	//	500
//	810	راناساجد صاحب	//	500
//	811	مختار احمد صاحب	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8مارچ24	812	نیکدل سلمان	راولپنڈی	1000
//	813	محمد ممتاز خالد صاحب	//	10000
//	814	زاہد صابر صاحب	//	3000
//	815	اشتیاق صاحب	اسلام آباد	5000
//	816	نیکدل خاتون	//	5000
//	817	بن اصغر صاحب	//	500
//	818	مختار احمد صاحب	//	100
//	819	خالد رشید/محمد ابوذر خالد	//	700
//	820	چندہ نمازیاں	//	3250
//	1001	جمشید صاحب	چکلالہ سکیم ۳	1000
//	1002	خواجہ حفیظ مرحوم	F فیز	3000
//	1003	خواجہ حفیظ مرحوم	DHA	3000
//	1004	انجم نوید، بشریٰ نوید صاحبان	لالہ زار	5000
//	1005	نسیم اشتیاق	سہام روڈ	1000
//	1006	والدین مرحومین اشتیاق رسول	//	1000
//	1007	نسیم اشتیاق صاحبہ	//	1000
//	1008	چوہدری اشتیاق رسول صاحب	//	1000
//	1009	چوہدری نوید اشتیاق صاحب	//	4500
//	1010	چوہدری خالد اشتیاق رسول	//	1000
//	1011	چوہدری نوید اشتیاق صاحب	//	2500
//	1012	چوہدری شاہد اشتیاق	//	1000
//	1013	بیگم نوید اشتیاق صاحبہ	//	200
//	1014	والدین مرحومین بیگم نوید	//	200
//	1015	محمد حسن صاحب	//	100
//	1016	محمد طیب صاحب	//	200
//	1017	بنت خالد صاحبہ	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8مارچ24	1018	بیگم نوید صاحبہ	سہام روڈ	200
//	1019	میاں رؤف صاحب	راولپنڈی	500
//	1020	والد مرحوم بشارت	باغ	100
//	1021	والدین مرحومین راجہ پرویز حسین	افشاں کالونی	200
//	1022	راجہ پرویز حسین صاحب	//	200
//	1023	محمد عمران صاحب	//	100
//	1024	حاجی سلیم صاحب	راولپنڈی	1000
//	1025	سید اقبال حسین شاہ صاحب	//	5000
//	1026	شیخ احسان الٰہی صاحب	سیٹلائٹ ٹاؤن	100
//	1027	ساجدہ احسان الٰہی مرحومہ	//	100
//	1028	محمد اعظم خان مرحوم	//	100
//	1029	نادرہ بی بی مرحومہ	//	100
//	1030	آمنہ اعجاز صاحبہ	//	100
//	1031	ہمنا اعجاز صاحبہ	//	100
//	1032	عبداللہ اعجاز صاحب	//	100
//	1033	مریم ایاز صاحبہ	//	100
//	1034	وسیم اشفاق صاحب	//	100
//	1035	محمد سبحان ایاز صاحب	//	100
//	1036	ڈاکٹر رضوان صاحب	//	1000
//	1037	پروین اظہر صاحبہ	راول ٹاؤن	2000
//	1038	پروین اظہر صاحبہ	//	3000
//	1039	بیگم ایوب مرحومہ	اسلام آباد	200
//	1040	مختار احمد صاحب	//	2000
//	1041	سبا ظفر اللہ خان مرحومہ	//	3000
//	1042	والد مرحوم چوہدری ظفر اللہ خان مرحوم	//	3000
//	1043	ڈاکٹر سعدیہ صاحبہ	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8مارچ24	1044	شیخ اکرام مرحوم	اسلام آباد	5000
//	1045	شاہدہ منصور صاحبہ	//	500
//	1046	ثمین صدیق مرحومہ	//	500
//	1047	عبدالقادر صاحب	//	2500
//	1048	عبدالرحمٰن صاحب	//	3000
//	1049	سید سفیر الحق حقی، سید تحسین الحق حقی صاحبان	//	3000
//	1050	حاجی عبدالقیوم بٹ	راولپنڈی	200
9مارچ24	821	عدیل صاحب	//	100
//	822	عمر نواز صاحب	//	500
//	823	شیخ عمیر صاحب	//	30000
//	824	شیخ زبیر صاحب	//	1000
//	825	Y.A ٹرسٹ	//	2500
//	826	G.A ٹرسٹ	//	5000
//	827	یوسف صاحب	//	500
10مارچ24	828	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	829	شیخ اصغر صاحب	//	500
//	830	محمد ارشد صاحب	//	500
//	831	مسز راجہ حق نواز صاحبہ	//	10000
//	832	مسز شاہد نواز بیگ صاحبہ	//	5000
//	833	سید شارق وقار صاحب	//	2500
//	834	نیکدل مسلمان	//	5000
//	851	اذان ٹمبرکس	//	500
//	852	محمد شعیب لطیف صاحب	//	2000
//	853	مختار احمد صاحب	//	100
11مارچ24	835	چوہدری دل محمد صاحب	راولپنڈی	25000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
11مارچ24	836	محمد یاسین صاحب	راولپنڈی	1000
//	837	قاری نواز خان صاحب	//	2650
//	838	مختار احمد صاحب	//	100
//	839	خیال محمد صاحب	//	1500
//	1	معین عباسی صاحب	اسلام آباد	500
//	2	عالمگیر خان صاحب	//	10000
//	3	چوہدری ظہور احمد صاحب	//	5000
//	4	حاجی عبدالعزیز صاحب	//	1000
//	5	حاجی شمشاد علی قریشی صاحب	//	500
//	6	رفیق صاحب واہل خانہ	//	1000
//	7	ڈاکٹر محمود احمد صاحب	//	5000
//	8	نذیر فاطمہ (مرحومہ)	//	1000
//	9	کرنل خورشید صاحب	//	1000
//	10	ناصر امین صاحب	//	7000
//	11	شفا میڈیکوز	ایبٹ آباد	1760
//	12	بریگیڈئیر وسیم سعید صاحب	اسلام آباد	500
//	13	بریگیڈئیر محمد عامر یعقوب	//	1000
//	14	محمد ابراہیم صاحب	//	1000
//	15	ڈاکٹر نوید حسن صاحبہ	//	1000
//	16	بریگیڈئیر محمد الیاس خان	//	2000
//	17	بریگیڈئیر فیض اللہ چیمہ	//	1000
//	18	بریگیڈئیر منیر احمد چیمہ	//	2000
//	19	ماڈرن پینٹ	صدر	100
//	20	محمد عاصم زبیری صاحب	//	2000
//	21	محمد عاصم زبیری صاحب	//	500
//	22	عزیز الرحمان (مرحوم)	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
11مارچ24	23	کرنل ہمایوں صاحب	صدر	3500
//	24	تنویر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	25	طاہر جنجوعہ صاحب	//	5000
//	26	بریگیڈیئر فرخ حیات خان	راولپنڈی	2000
//	27	ڈاکٹر ریاض احمد صاحب	//	1000
//	28	علیم ارشد صاحب	بحریہ ٹاؤن	5000
//	29	منیب مفتی صاحب	//	13000
//	30	مجیب صاحب	//	20000
//	31	احمد بلال ظہیر صاحب	اسلام آباد	6000
//	32	خان محمد سعید صاحب	//	2000
//	33	محمود صاحب	//	2000
//	34	ڈاکٹر شاہین صاحبہ	//	500
//	35	خرم آزاد خان صاحب	//	1000
//	36	سلمان اجمل شیخ صاحب	//	1000
//	37	جنرل نجیب اللہ صاحب	//	1000
//	38	ڈاکٹر ملک شفقت حسن	//	2000
//	39	ڈیلٹن فارمیسی	//	3000
//	40	پروفیسر مسرت خان صاحب	مورگاہ	1000
//	41	بریگیڈیئر (مرحوم) مرزا غلام عباس	راولپنڈی	5000
//	42	سید بنیاد علی شاہ صاحب	//	500
//	43	ڈاکٹر احمد جسرا صاحب	//	1000
//	44	کرنل خواجہ جاوید سرشاد	//	5000
//	45	کامران ملک عثمان ملک، ساجدہ نسیم	//	3000
//	46	مسز شوکت فاروقی صاحبہ	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/
11مارچ24	47	زہرا بی بی صاحبہ	راولپنڈی	00
//	48	وقار رستم بخشی صاحب	//	0
//	49	سعید اختر انصاری صاحب	//	0
//	50	کلیم ٹرسٹ	//	0
12مارچ24	840	میجر عامر معرفت کرنل حامد نواز خان صاحبان	راولپنڈی	0
//	841	نیکدل مسلمان	//	
//	842	نور اشرف اینڈ سنز	//	0
//	843	مرزا احسان بیگ صاحب	//	0
//	844	اعجاز ملک صاحب	//	0
//	845	مختار احمد صاحب	//	
//	1051	احمد محمود صاحب	DHA	
//	1052	نسرین زبیری صاحبہ	//	
//	1053	نسرین زبیری صاحبہ	//	
//	1054	حلیمہ سعدیہ صاحبہ	//	
//	1055	خرم مجتبیٰ صاحب	//	
//	1056	محمد فرخ محمود صاحب	//	
//	1057	زبیر احمد صاحب	//	
//	1058	خرم مجتبیٰ فیملی	//	
//	1059	محمد شبیر حسن مرحوم	//	
//	1060	والدہ مرحومہ احمد محمود	//	
//	1061	سردار فاطمہ مرحومہ	//	
//	1062	سردار فاطمہ مرحومہ	//	
//	1063	محمد محسن مرحوم	//	
//	1064	عائشہ فرخ صاحبہ	//	
//	1065	نور فاطمہ صاحبہ	//	

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
12مارچ24	1066	احمد محمود صاحب	DHA	450
//	1067	عمارہ بتول صاحبہ	//	50
//	1068	رابعہ محمود صاحبہ	//	50
//	1069	عمیلا سعد صاحبہ	//	50
//	1070	محمد حسن صاحب	//	50
//	1071	طاہر اسلام زبیری صاحب	//	50
//	1072	اسماء محمود صاحبہ	//	50
//	1073	احمد محمود صاحب	//	150
//	1074	اسماء محمود بمعہ فیملی	//	250
//	1075	احمد محمود صاحب	اسلام آباد	1000
//	1076	الیون ویلیوز	//	1000
//	1077	موظیک شلوشن	//	1000
//	1078	عبدالجلیل خان صاحب	//	10000
//	1079	مسز سعیدہ پروین صاحبہ	//	10000
//	1080	بھائی غلام فرید صاحب	//	5000
//	1081	بیگم عبدالودود	//	5000
//	1082	آنسہ سعیدہ کوثر	//	5000
//	1083	مرحومین ارشد زمان انصاری و بیگم مرحومہ	//	2000
//	1084	اتحاد بیکرز	//	500
//	1085	مدینہ وال لاز	//	200
//	1086	اسلام آباد سوپ اینڈ کیمیکلز	//	2000
//	1087	افتخار سیٹھی سیٹھی سوپ	//	5000
//	1088	رفیق کوثر مرحوم	//	3000
//	1089	گلیکسی بیکرز	//	500
//	1090	گلیکسی بیکرز	//	3500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
12مارچ24	1091	میاں حسن احمد صاحب	اسلام آباد	2000
//	1092	نجمہ عزیز صاحبہ	//	2000
//	1093	ارسلان پان	فیض آباد	200
//	1094	عبدالقیوم بٹ صاحب	//	200
//	1095	مسز عبدالقیوم صاحبہ	//	200
//	1096	والدہ مرحومہ عبدالقیوم	//	100
//	1097	والد مرحوم عبدالقیوم	//	100
//	1098	ہارون قیوم صاحب	//	100
//	1099	طارق قیوم، عادل قیوم	//	100
//	1100	ڈاکٹر منظور حسین کھرل	//	100
13مارچ24	846	ڈاکٹر منیر صاحب	راولپنڈی	10000
//	847	بیگم انجم نوید، انجم نوید مبشر نوید صاحبان	//	20000
//	848	ندیم اعظم صاحب	اسلام آباد	20000
//	849	محمد اشتیاق صاحب	راولپنڈی	25000
//	850	صائمہ، رخسانہ	//	1000
//	854	نیکدل مسلمان	//	500
//	855	مختار احمد صاحب	//	100
14مارچ24	856	شوکت علی صاحب	راولپنڈی	5000
//	857	عبدالغفور صاحب	//	5000
//	858	مختار احمد صاحب	//	100
//	859	حارث صاحب	//	1000
//	860	شیخ اصغر صاحب	//	500
//	861	رانا ساجد صاحب	//	500
15مارچ24	862	صدقات	راولپنڈی	10000
//	863	مختار احمد صاحب	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 مارچ 24	864	امیر جان صاحب	راولپنڈی	5000
//	865	فیض مسجد گھمنڈی	//	4850
//	866	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	51	منظر احمد صاحب	اسلام آباد	2000
//	52	منظر احمد صاحب	//	2000
//	53	منظر احمد برائے زوجہ (مرحومہ)	//	1000
//	54	منظر احمد برائے والدہ صاحبہ	//	1000
//	55	منظر احمد برائے والد صاحب	//	1000
//	56	بیگم صاحبہ بریگیڈئیر اعجاز الدین خان	//	1000
//	57	عامر صاحب	//	2000
//	58	عبدالحمید صاحب	آزاد کشمیر	500
//	59	صلاح الدین ضیاء صاحب	اسلام آباد	1000
//	60	نعمان حسن صاحب	راولپنڈی	2000
//	61	ائیر کموڈور محمد علی صاحب	//	1000
//	62	لیفٹننٹ کرنل عبدالعزیز خان	//	2000
//	63	چوہدری احسان الحق (مرحوم)	//	1000
//	64	ناصر رشید صاحب	//	1000
//	65	بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم قمر	//	1000
//	66	علی خان بابر صاحب	//	1000
//	67	حسن صاحب	//	100
//	68	جنرل غلام حسن خان صاحب	//	100
//	69	حسیب خان صاحب	//	500
//	70	نبیل نجم صاحب	//	500
//	71	منصور صاحب	اسلام آباد	1000
//	72	محبوب احمد صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 مارچ 24	73	ذوالفقار علی قریشی صاحب	اسلام آباد	500
//	74	ڈاکٹر قیصر مشتاق صاحب	//	500
//	75	ایم ایل مفتی صاحب	//	1000
//	76	فضل الرحمان خان صاحب	//	500
//	77	بریگیڈیئر وقار درانی صاحب	//	500
//	78	قریشی فوڈز	//	1000
//	79	احسن امتیاز بھٹی صاحب	//	1000
//	80	کاشف پراچہ صاحب	//	1000
//	81	طارق محمد قریشی صاحب	//	000
//	82	مسعود الزمان (مرحوم)	//	500
//	83	راجہ فیملی	//	000
//	84	ڈاکٹر جمیلا نوشاد صاحبہ	//	000
//	85	محمد یوسف صاحب و فیملی	//	00
//	86	ثمین نوشاد صاحبہ	//	000
//	87	حمیرا یوسف صاحبہ	//	00
//	88	سید علی راغب نقوی صاحب	//	00
//	89	خالد مقبول بھٹی صاحب	//	00
//	90	ڈاکٹر اعجاز احمد چوہدری	//	00
//	91	سجاد افضل چیمہ صاحب	//	00
//	92	ڈاکٹر خورشید احمد صاحب	//	00
//	93	ڈاکٹر جاوید ارشد مرزا	//	00
//	94	عفت خانم (مرحومہ)	//	00
//	95	حاجی سیف اللہ خان بنگش	//	00
//	96	چوہدری ظہور احمد صاحب	//	00
//	97	سلمان محمود فاروقی صاحب	//	00
//	98	عمیر بن معین صاحب	//	00

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 مارچ 24	99	شاہد الرحمان صاحب	اسلام آباد	1000
//	100	میجر جنرل خواجہ احسان اسلم	//	2000
16 مارچ 24	867	محمد لطیف صاحب	راولپنڈی	500
//	868	مبشرہ عابد صاحبہ	//	40200
//	869	محمد زید صاحب	//	1000
//	870	شیخ محمد سعید صاحب	//	40000
//	871	شیخ محمد عمر صاحب	//	40000
//	872	شیخ محمد حمزہ صاحب	//	40000
//	873	شیخ محمد ابوبکر صاحب	//	40000
//	874	ڈاکٹر فریال سعید صاحب	//	40000
//	875	حاجی امجد صاحب	//	5000
//	876	مسز مختار صاحبہ	//	5000
//	877	مختار احمد صاحب	//	100
//	878	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	601	ص نمبر ۴۲۷ قاضی زین الدین مرحوم	واہ کینٹ	420
//	602	ص نمبر ۴۷ بے بی گارمنٹس	//	1720
//	603	جے شوز	اسلم مارکیٹ	100
//	604	وصف ٹریڈرز	//	100
//	605	نیشنل کلاتھ	//	300
//	606	سید لائق علی شاہ صاحب	//	150
//	607	ص نمبر ۲۳۶ محمد شفیق صاحب	HMC	500
//	608	ص نمبر ۵۸۶ نیو خورشید بیکرز	//	1950
//	609	ص نمبر ۱۴۸ سلیمان ہوٹل	//	670
//	610	حافظ کریانہ سٹور	//	100
//	611	ص نمبر ۱۶ پاپولر ٹیلرز	//	850

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16 مارچ 24	612	ص نمبر ۱۷ طارق بیکرز	راولپنڈی	11870
//	613	ص نمبر ۹ چوہدری کریانہ سٹور	میرا شریف	300
//	614	ص نمبر ۲۹ چوہدری برادرز	//	220
//	615	ص نمبر ۹۵ خواجگان آٹوز	چہان چکری	430
//	616	ص نمبر ۳۰ عمر نواز کیٹرینگ ٹینٹ سروس	//	680
//	617	ص نمبر ۱۱۵ راجہ واجد پی سی او	//	480
//	618	ص نمبر ۵ عامر کریانہ سٹور	//	1820
//	619	محمد حنیف صاحب	//	100
//	620	ص نمبر ۱۳۳ احسان اللہ خان	//	240
//	621	ص نمبر ۳۴ لالہ جی ہوٹل	//	1640
//	622	ص نمبر ۱۰۰ ڈاکٹر سجاد یونس	//	360
//	623	ص نمبر ۱ چوہدری شاکر خان	//	3050
//	624	ص نمبر ۱۳۳ عبد الواسع الیکٹرک سٹور	//	670
//	625	ص نمبر ۱۴ نوش ہسپتال	اسلام آباد	1630
//	626	ص نمبر ۵۶ رفیق باربر شاپ	//	1340
//	627	ص نمبر ۱۰۸ غوثیہ ریسٹورنٹ	//	560
//	628	ص نمبر ۱۶۴ قابل شاہ	//	1070
//	629	ص نمبر ۱۲۸ بسم اللہ ہوٹل	//	480
//	630	انفال واجد صاحب	ٹروز کیمپ	1000
//	631	صدر دین مرحوم	راولپنڈی	100
//	632	حاجی معز الدین صاحب	صدر کینٹ	4000
//	633	افتخار احمد ستی صاحب	//	1000
//	634	عبد الغفار صاحب	//	200
//	635	نیو شمن آٹوز	گوالمنڈی	100
//	636	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16مارچ24	637	ایک نیک دل خاتون	گوالمنڈی	500
//	638	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	500
//	639	ایک نیک دل خاتون	//	500
//	640	ایک نیک دل خاتون	//	200
//	641	چوہدری نذیر حسین مرحوم	//	300
//	642	صدیق کارپوریشن	راولپنڈی	50
//	643	بیگم سجاد صاحبہ	//	1000
//	644	نوشیروان ملک صاحب	اسلام آباد	1000
//	645	عائشہ ملک صاحب	//	1000
//	646	مجاہد سوپ	//	1000
//	647	میاں الحکیم پھل بمعہ فیملی	//	1000
//	648	والدین مرحومین جاوید	//	100
//	649	چوہدری امین، چوہدری نوید	//	1000
//	650	والدین مرحومین منیر اختر عباسی	//	500
17مارچ24	879	زاہد صاحب	راولپنڈی	2000
//	880	احمد اشتیاق صاحب	//	6000
//	881	نیکدل خاتون صاحبہ	//	1000
//	882	شیراز رشید صاحب	//	10000
//	883	والدہ محمد معاویہ صاحبہ	//	3000
//	884	چوہدری محمد اسلم صاحب	//	2000
//	885	ریحان صاحب	//	2500
//	886	ڈاکٹر یوسف عباس صاحب	//	1000
//	887	مختار صاحب	//	100
18مارچ24	888	نواز فیبرکس	راولپنڈی	500
//	889	عبداللہ ظفر صاحب	//	4000
//	890	رخسانہ چوہدری صاحبہ	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18مارچ24	891	مسز شوکت حیات صاحبہ	راولپنڈی	00
//	892	مسز عبدالکریم صاحبہ	//	00
//	893	ناصر بھٹی صاحب	//	00
//	894	شہزاد صاحب	//	000
//	895	محمد فیاض صاحب	//	00
//	896	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	00
//	897	شیخ زبیر احمد صاحب	//	00
//	898	بابر صاحب	//	00
//	899	عادل صاحب	//	00
//	900	مختار احمد صاحب	//	0
//	651	شاہد پرویز قریشی صاحب	راولپنڈی	0
//	652	شمشاد علی قریشی واہلیہ	//	
//	653	ڈاکٹر محمود احمد صاحب	اسلام آباد	
//	654	کرنل خورشید احمد صاحب	//	
//	655	نذیر فاطمہ صاحبہ	//	
//	656	کرنل انوار الحسن صاحب	//	
//	657	بریگیڈیئر عامر یعقوب صاحب	راولپنڈی	
//	658	محمد ابراہیم صاحب	//	
//	659	ڈاکٹر نوید حسن صاحبہ	//	
//	660	بریگیڈیئر محمد الیاس صاحب	//	
//	661	بریگیڈیئر فیض اللہ چیمہ	//	
//	662	بریگیڈیئر منیر احمد چیمہ	//	
//	663	ماڈرن پینٹ	//	
//	664	مرزا مرحوم غلام عباس	//	
//	665	جنرل نجیب اللہ صاحب	//	
//	666	ڈاکٹر ملک شفقت حسن	//	

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18 مارچ 24	667	حسن رضا زیدی صاحب	راولپنڈی	200
//	668	پروفیسر مسرت خان صاحب	//	500
//	669	K.B ٹرسٹ۔عبدالجبار	//	2000
//	670	ڈیلٹن فارمیسی	//	3000
//	671	سید بنیاد علی شاہ صاحب	//	500
//	672	ڈاکٹر احمد جبرا صاحب	اسلام آباد	1000
//	673	وقار رستم بخشی صاحب	//	1000
//	674	سعید اختر انصاری صاحب	//	1000
//	675	کرنل خواجہ جاوید سرشاد	//	5000
//	676	کامران ملک، عثمان ملک، ساجدہ نسیم صاحبان	//	3000
//	677	بیگم صاحبہ بریگیڈیر اعجاز الدین خان	//	1000
//	678	مسز شوکت فاروقی صاحبہ	//	10000
//	679	زہرہ بی بی صاحبہ	//	10000
//	680	منظر احمد صاحب	//	2000
//	681	منظر احمد صاحب	//	2000
//	682	منظر احمد برائے زوجہ مرحومہ	//	1000
//	683	منظر احمد برائے والد صاحب	//	1000
//	684	منظر احمد برائے والدہ	//	1000
//	685	صلاح الدین ضیاء صاحب	//	1000
//	686	عامر صاحب	//	2000
//	687	چوہدری احسان الحق مرحوم	//	1000
//	688	ناصر رشید صاحب	//	1000
//	689	بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم قمر	//	1000
//	690	لیفٹننٹ کرنل عبدالعزیز خان	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18 مارچ 24	691	ائیر کموڈور محمد علی صاحب	اسلام آباد	1000
//	692	نعمان حسن صاحب	راولپنڈی	2000
//	693	حسیب خان صاحب	//	500
//	694	جنرل غلام حسن خان صاحب	//	100
//	695	جنرل غلام حسن خان صاحب	//	1000
//	696	نبیل نجم صاحب	//	500
//	697	طیبہ صدیقی صاحب	اسلام آباد	50000
//	698	محمد عاصم زبیری صاحب	//	500
//	699	محمد عاصم زبیری صاحب	//	2000
//	700	بریگیڈیر فرخیات خان	//	10000
19 مارچ 24	901	احمد حفیظ صاحب	راولپنڈی	20000
//	902	نفیس اختر صاحب	//	300
//	903	نوید اختر صاحب	//	300
//	904	عبدالرحمان صاحب	//	300
//	905	عقیل الرحمان صاحب	//	300
//	906	ظفر علی صاحب	اسلام آباد	10000
//	907	شیخ زبیر صاحب	//	1000
//	908	محمد نعیم صدیقی صاحب	//	10000
//	909	مسز رفعت حسینی صاحبہ معرفت حبیب الرحمان	//	7000
//	910	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
20 مارچ 24	3201	آفتاب احمد چیمہ صاحب	اسلام آباد	50000
//	3202	ڈاکٹر جاوید ارشد مرزا صاحب	//	200000
//	3203	منیرہ جاوید صاحبہ	//	100000
//	3204	زینب فیصل صاحبہ	//	50000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
20مارچ24	3205	کرنل حامد نواز خان صاحب	راولپنڈی	25000
//	3206	راجہ عزیز الرحمان صاحب	اسلام آباد	400000
//	911	محمد فاروق صاحب معرفت بدر منیر صاحب U.K	راولپنڈی	50000
//	912	جی یزدانی ڈار صاحب	اسلام آباد	50000
//	913	چوہدری تنویر احمد صاحب	راولپنڈی	20000
//	914	چوہدری توقیر احمد صاحب	//	10000
//	915	چوہدری نصیر احمد صاحب	//	10000
//	916	ہمشیرہ صاحبہ	//	2000
//	917	چوہدری توقیر احمد والدین مرحومین	//	2000
//	918	محمد شفیع صاحب	//	1500
//	919	مختار احمد صاحب	//	100
//	920	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	921	مسز خورشید ایچ ڈنشاء	کراچی	20000
21مارچ	922	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	923	عبداللہ ظفر صاحب	//	1500
//	924	افتخار احمد شاہ ٹوکیا صاحب	سیالکوٹ	10000
//	925	صدقات	راولپنڈی	30000
//	926	ذوالفقار صاحب	//	1500
//	927	رانا ساجد صاحب	//	500
//	928	شیخ اصغر صاحب	//	500
//	929	ڈاکٹر یوسف عباس صاحب	//	1000
22مارچ24	930	سیدہ طاہرہ فاطمہ، سید سجاول حسین شاہ مرحوم	//	2500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
22مارچ24	931	محمد رشید صاحب	لاہور	000
//	932	منصور انور صاحب	راولپنڈی	0000
//	933	خشک روٹی	//	110
//	934	منسوخ	-	-
//	935	سمیع الدین بخش صاحب	راولپنڈی	560
//	936	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	000
//	937	مرزا محمد حیدر عباس صاحب	//	221
//	938	بابر حیات صاحب	//	073
//	939	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	00
//	940	چندہ نمازیاں	//	00
//	941	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	00
//	942	راجہ شعیب اقبال صاحب	//	00
23مارچ24	943	چوہدری نذیر حسین صاحب	راولپنڈی	00
//	944	چوہدری نذیر حسین صاحب	//	000
//	945	عدیل صاحب	//	00
//	946	عابدہ مسعود صاحبہ	//	000
//	947	ناصر محمود عالم صاحب	//	000
//	948	محمد جنید عالم صاحب	//	00
//	949	بلال شاہ صاحب	//	00
//	950	سویرا کنول صاحبہ	//	00
//	951	احسن صاحب	//	00
//	952	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	00
//	953	جاوید صاحب	//	00
24مارچ24	954	نواز فیبرکس	//	00
//	955	جمیل الرحمان صاحب	//	000
		(جاری)		

حسابات فیض آباد بابت ماہ فروری 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
یکم فروری24	49850	ملازمین رہائشی کوارٹرز	راولپنڈی	3790
//	48140	فرخ سہیل صاحب	//	3000
//	48141	محمد ایان صاحب	//	1700
//	48142	محمد ساجد صاحب	اسلام آباد	8000
//	48143	سہیل احمد صاحب	راولپنڈی	1000
//	48144	صدقات	//	15125
//	48145	محمد جمیل صاحب	//	1000
//	48146	قاری مستحسن صاحب	//	100
//	48147	شاہد مدنی صاحب	//	200
//	48148	بشارت احمد اینڈ فیملی	//	100
//	48149	تنویر احمد صاحب	//	100
//	48150	زوجہ صاحبزادہ سردار عبید غفور	کشمیر	100
2فروری24	49851	محمد سلیم صاحب	اسلام آباد	2000
//	49852	سعدیہ دانیال صاحبہ	//	2000
//	49853	دانیال حنیف صاحب	//	3000
//	49854	محمد اسلم صاحب	//	1000
//	49855	مسز صفیہ جواد صاحبہ	راولپنڈی	400
//	49856	کاشف صاحب	//	1500
//	49857	شیراز سمیع خان صاحب	اسلام آباد	5000
//	49858	رضی الرحمان صاحب	راولپنڈی	2500
//	49859	ڈاکٹر طاہر بشیر چوہدری	اسلام آباد	7500
//	49860	چوہدری بشیر صاحب	//	500
//	49861	حسنین صاحب	راولپنڈی	1000
//	49862	محمد عرفان انور صاحب	//	5000
//	49863	فوزیہ رضا صاحبہ	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
2فروری24	49864	احسن ایاز صاحب	راولپنڈی	800
//	49865	عثمان انور صاحب	اسلام آباد	5000
//	49866	محمد عثمان صاحب	راولپنڈی	10000
//	49867	صدقات	//	86475
//	49868	خالد نصیر صاحب	اسلام آباد	5000
//	49869	خالد نصیر صاحب	//	5000
//	49870	محمد ازہان صاحب	راولپنڈی	1000
//	49871	صہیب صاحب	//	1000
//	49872	پیپر کمیونیکیشن	//	21000
3فروری24	49873	عبداللہ صاحب	//	500
//	49874	نعیم صاحب	//	2500
//	49875	مسٹر اینڈ مسز محمد ہارون	راولپنڈی	1000
//	49876	عمر صاحب	//	1000
//	49877	محمد عبداللہ صاحب	اسلام آباد	2000
//	49878	میڈم نسیم صاحبہ	//	1000
//	49879	میڈم مدیحہ صاحبہ	//	2000
//	49880	ریحانہ مزمل	راولپنڈی	50000
//	49881	محمد فیصل جیلانی صاحب	//	10000
//	49882	محمد زاہد صاحب	//	500
//	49883	مسز عبدالمجید صاحبہ	//	500
//	49884	فیاض ہاشمی صاحب	//	20000
//	49885	عثمان صاحب	اسلام آباد	5000
//	49886	محمد رمضان صاحب	راولپنڈی	50
//	49887	آمدن بذریعہ گودام	//	2000
//	49888	نیک دل خاتون صاحب	اسلام آباد	5000
//	49889	ریحان صاحب	راولپنڈی	000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
3فروری24	49890	منیر گیلانی صاحب	راولپنڈی	2000
//	49891	ظفر فاروق ملک، ملک ڈسٹری بیوٹر	سیالکوٹ	1000
4فروری24	49892	سید سلمان صاحب	اسلام آباد	5125
//	49893	ظفر صاحب	//	6000
//	49894	ارشد صاحب	//	1000
//	49895	سجاد صاحب	راولپنڈی	1000
//	49896	آمدن بذریعہ گودام	//	2000
//	49897	روشن آراء صاحبہ	اسلام آباد	100000
//	49898	ڈاکٹر عنبیر احمد	//	100000
//	49899	زاہد رضا صاحب	//	300
//	49900	مقبول الٰہی صاحب	//	5000
4فروری24	49901	والدین مقبول الٰہی صاحب	اسلام آباد	1000
//	49902	حسن علی صاحب	//	60000
//	49903	محمد عظیم صاحب	//	500
//	49904	بخاری صاحب	//	5000
//	49905	محمد رمضان صاحب	//	400
//	49906	عمران صاحب	//	1000
//	49907	سہیل صاحب	//	1000
//	49908	سجاد حسین صاحب	//	500
//	49909	صدقات	//	103720
5فروری24	49910	ارشد صاحب	راولپنڈی	500
//	49911	محمد اشرف صاحب	//	35000
//	49912	عبید الحق صاحب	//	1600
//	49913	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	49914	تنویر حسین صاحب	//	7000
//	49915	زاہد محمود صاحب	//	500
6فروری24	49916	صدقات	راولپنڈی	4000
//	49917	صدقات	//	4752
//	49918	ایک نیک دل انسان	//	2250
//	49919	صدقات	//	20485
//	49920	حفیظ احمد صاحب	اسلام آباد	500
//	49921	طاہرہ ریاض صاحبہ	راولپنڈی	10000
//	49922	عابد مظہر صاحب	//	5000
//	49923	نیاز قریشی صاحب	//	15000
//	49924	بشارت حسین صاحب	اسلام آباد	600
//	49925	والدہ محترمہ اختر علی	//	2000
//	49926	ڈاکٹر طارق الرحمان صاحب	//	5000
//	49927	قیصر صاحب	//	5000
//	49928	ڈاکٹر مسرت علی خان	//	10000
//	49929	یاسمین فاطمہ صاحبہ	//	5000
//	49930	ریحان وحید صاحب	//	3860
//	49931	مسز ظفر ملک صاحبہ	//	5000
//	49932	اللہ دتہ اینڈ فیملی	//	50
//	49933	امیر زاد ملک صاحب	//	1000
//	49934	والدہ محترمہ اختر علی	//	2000
//	49935	نہال احمد	//	10000
//	49936	آدم جان صاحب	//	5000
//	49937	واسع ارسل	//	5000
//	49938	فہمیدہ شکیل صاحبہ	راولپنڈی	5000
//	49939	محمد عبداللہ صاحب	//	1000
//	49940	نجم الثاقب صاحب	اسلام آباد	1000
//	49941	احمد دلدار صاحب	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6فروری24	49942	نور آمنہ صاحبہ	راولپنڈی	4000
//	49943	رانیا احمد	//	3000
//	49944	عمیرہ احمد صاحبہ	//	3000
//	49945	صدقات	//	40350
//	49946	محمد بشیر صاحب	اسلام آباد	1000
6فروری24	49947	ثاقب صاحب	راولپنڈی	2000
//	49948	منسوخ	-	-
//	49949	طارق محمود صاحب	راولپنڈی	2000
//	49950	محمد زبیر صاحب	//	1000
//	49951	محمد عارف صاحب	//	1200
//	49952	مدثر صاحب	//	1200
//	49953	عمر صاحب	اسلام آباد	1000
//	49954	محمد شبیر عباسی صاحب	//	30000
//	49955	طاہر خان صاحب	راولپنڈی	16000
//	49956	علی صاحب	//	10000
//	49957	عامر شہزاد صاحب	//	5000
//	49958	سجاد صاحب	//	500
//	49959	بندہ خدا	//	1000
//	49960	حمزہ صاحب	//	10000
//	49961	توقیر احمد صاحب	//	5000
//	49962	انگلش ایکسس سکالرشپ پروگرام	//	8220
//	49963	فاخرہ نذیر صاحبہ	//	40000
//	49964	شفقت صاحب	اسلام آباد	9000
//	49965	منسوخ	-	-
//	49966	۲۴۴	اسلام آباد	16000
//	49967	۲۴۳	//	18000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
7فروری24	49968	صدقات	راولپنڈی	47700
//	49969	محمد عثمان صاحب	اسلام آباد	2000
//	49970	ڈاکٹر غفور علی صاحب	//	3300
//	49971	منسوخ	-	-
//	49972	سیف انرجی لمیٹڈ	اسلام آباد	100000
//	49973	کامران سلیم صاحب	راولپنڈی	2500
//	49974	شاہد اسحاق صاحب	//	2500
8فروری24	49975	ہبۃ رحمٰن	//	2000
//	49976	احمد رحمٰن	//	2000
//	49977	Rirva(Pvt)Ltd	اسلام آباد	8000
//	49978	ڈاکٹر سہیل ضیا صاحب	//	1000
//	49979	احسن سعید قریشی صاحب	راولپنڈی	500
//	49980	محمد فاضل صاحب	اسلام آباد	1000
//	49981	صدقات	راولپنڈی	33450
//	49982	چوہدری علی عزیز صاحب	اسلام آباد	500
//	49983	محمد جواد کھوکھر صاحب	//	20000
//	49984	کرنل پرویز اختر صاحب	راولپنڈی	150
9فروری24	49985	شاہد عزیز صاحب	اسلام آباد	5500
//	49986	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	49987	عامر حسین صاحب	//	10000
//	49988	عامر حسین صاحب	//	40000
//	49989	آمدن بذریعہ ڈینٹل کلینک	راولپنڈی	16380
//	49990	راجہ دانیال صاحب	//	4000
//	49991	سہیل منصور صاحب	//	2000
//	49992	اویس رسول صاحب	اسلام آباد	20000
//	49993	ناصر خان صاحب	راولپنڈی	2500000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9فروری24	49994	رضیوالرحمٰن صاحب	راولپنڈی	2500
//	49995	مبشر صاحب	//	2000
//	49996	مریم جمیل ترک	//	2000
//	49997	حمزہ عرفان صاحب	اسلام آباد	3000
//	49998	حمزہ احمد صاحب	//	10000
//	49999	سہیل احمد صاحب	راولپنڈی	500
//	50000	ایک بندہ خدا	//	2000
10فروری24	50001	ساجد محمود صاحب	//	1000
//	50002	سیف الرحمٰن صاحب	//	2000
//	50003	مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	50004	صدقات	راولپنڈی	3980
//	50005	ظہیر احمد بابر صاحب	اسلام آباد	5000
//	50006	صدقات	راولپنڈی	41900
//	50007	صدقات	//	24150
//	50008	ملک خاور صاحب	//	2000
//	50009	طاہر ضیاء صاحب	//	1500
//	50010	ارم عتیق صاحبہ	اسلام آباد	3000
//	50011	اسماویہ عتیق	//	2000
//	50012	ارشد محمود صاحب	راولپنڈی	500
//	50013	محمد سمیر صاحب	اسلام آباد	500
//	50014	امجد حسین کیانی صاحب	//	200
//	50015	لیفٹننٹ کرنل (ر) طلعت علی رفیق صاحب	راولپنڈی	4000
//	50016	بیگم عفت لیاقت صاحبہ	چکوال	3000
//	50017	نیک بندہ	راولپنڈی	5000
11فروری24	50018	محمد زمان یوسف صاحب	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
11فروری24	50019	احمد کمال صاحب	راولپنڈی	18000
//	50020	سعد ارشد صاحب	اسلام آباد	2000
//	50021	فاخرہ نذیر صاحبہ	راولپنڈی	20000
//	50022	زاہد صاحب	//	2100
//	50023	غلام مرتضیٰ شاکر ترک مرحوم	//	2000
//	50024	آمدن بذریعہ گودام	//	540
//	50025	محمد جمیل صاحب	//	1000
//	50026	عبدالجبار و اہل و عیال	//	8000
//	50027	محمد عارف صاحب	اسلام آباد	500
//	50028	راجہ قیصر صاحب	//	1000
//	50029	محمد مصطفیٰ صاحب	//	2000
//	50030	صدقات	راولپنڈی	38305
//	50031	یوسف بیگ صاحب	//	200
//	50032	جواد بیگ و ثمرہ بیگ	//	100
12فروری24	50033	686	//	9000
//	50034	وقار صاحب	//	1000
//	50035	اسامہ صاحب	اسلام آباد	2000
//	50036	ولید علی خان صاحب	راولپنڈی	3000
//	50037	سٹاف/طلبہ FIMS	فیض آباد	19500
//	50038	راجہ مظہر اقبال صاحب	اسلام آباد	500
//	50039	مسز زاہدہ محمود اختر صاحبہ	//	50000
//	50040	صدقات	راولپنڈی	5300
//	50041	طاہر محمود صاحب	//	35000
//	50042	ڈاکٹر اکرام الحق صاحب	اسلام آباد	10000
//	50043	رضیہ بیگم مرحومہ	//	1000
//	50044	اقراء	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
12 فروری 24	50045	بندہ خدا	اسلام آباد	1000
//	50046	شاف گرلز سکول مندرہ	راولپنڈی	5100
//	50047	694	انگلینڈ	10000
//	50048	امجد سلیم صاحب	راولپنڈی	1000
//	50049	عبدالصمد صاحب	//	10000
//	50050	صدقات	//	49463
13 فروری 24	50051	پی سی سٹور	اسلام آباد	7000
//	50052	کیعن	//	2000
//	50053	ابرار صاحب	//	5000
//	50054	نبیل اکرام وفیملی	راولپنڈی	500
//	50055	احمد سعید خان صاحب	//	5000
//	50056	رفاقت خان صاحب	اسلام آباد	500
//	50057	شمیم احمد خان بذریعہ امجد جہانگیر	//	10000
//	50058	سارہ خان	//	5000
//	50059	حذیفہ بن سہیل	راولپنڈی	1000
//	50060	نیک بندہ	//	2000
//	50061	عبداللطیف ستی صاحب	اسلام آباد	5000
//	50062	عبدالجبار صاحب	//	2000
//	50063	عبدالغفار صاحب	//	1000
//	50064	زاہد صاحب	//	500
//	50065	خورشید احمد صاحب	//	30000
//	50066	صدقات	راولپنڈی	40705
14 فروری 24	50067	شیخ عبیداللہ صاحب	اسلام آباد	6000
//	50068	ملک اعظم صاحب	//	1000
//	50069	بریگیڈیر احمد طارق صاحب	راولپنڈی	40000
//	50070	محمد عمران خان صاحب	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14 فروری 24	50071	سیدہ بیگم صاحبہ	راولپنڈی	5000
//	50072	ملک محمد اسلم صاحب	//	15000
//	50073	کڈز اینڈ کڈز	//	1000
//	50074	آفتاب حسین صاحب	فیض آباد	2650
//	50075	عبدالواحد منہاس صاحب	راولپنڈی	5000
//	50076	عامر حسین صاحب	//	40000
//	50077	محمد الحنان صاحب	اسلام آباد	3000
//	50078	ایاز ولد محمد یعقوب صاحبان	راولپنڈی	50000
//	50079	پروفیسر محمد رفیق چوہان مرحوم	//	5000
//	50080	ڈائمنڈ فوم	//	5000
//	50081	شائستہ زید صاحبہ	//	2000
//	50082	مراد جمیل صاحب	اسلام آباد	10000
//	50083	محمد عتیق صاحب	//	500
//	50084	محمد انور صاحب	راولپنڈی	2000
//	50085	صدقات	//	3200
15 فروری 24	50086	آصف صاحب	اسلام آباد	3000
//	50087	راجہ نوید صاحب	//	2000
//	50088	میڈم فاست/میڈم شہزادی	راولپنڈی	2000
//	50089	منسوخ	-	-
//	50090	آصف خرم صاحب	اسلام آباد	100000
//	50091	نصیراللہ اعوان صاحب	//	14000
//	50092	عرفان اللہ اعوان صاحب	//	10000
//	50093	۱۵ط	//	16000
//	50094	۳۰ط	راولپنڈی	20000
//	50095	امجد حسین کیانی صاحب	//	1100
//	50096	شاہد علی تاج صاحب	//	940

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15فروری24	50097	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	50098	فیاض قدیر صاحب	//	25000
//	50099	بندہ خدا	//	5000
//	50100	صدقات	راولپنڈی	24679
16فروری24	50101	زوہیب یوسف صاحب	اسلام آباد	10000
//	50102	بی اے جاوید صاحب	//	5000
//	50103	میر افتخار احمد صاحب	//	5000
//	50104	بندہ خدا	//	2000
//	50105	ڈائمنڈ سٹور	راولپنڈی	2000
//	50106	بشارت حسین صاحب	//	1400
//	50107	ذوالفقار علی صاحب	//	1000
//	50108	بندہ خدا	//	150
//	50109	مشرف صاحب	//	50
//	50110	محمد مہربان صاحب	اسلام آباد	100
//	50111	رضی الرحمان صاحب	راولپنڈی	2000
//	50112	ملک سہیل صاحب	//	500
//	50113	مقبول احمد خان لودھی صاحب	//	50000
//	50114	علی اکبر صاحب	//	5000
//	50115	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	50116	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	50000
//	50117	خرم شہزاد صاحب	راولپنڈی	20000
//	50118	صدقات	//	59425
//	50119	خواجہ شائق تنویر صاحب	//	10000
//	50120	کرنل سید فوزی علی صاحب	//	5000
//	50121	۷۳۴	اسلام آباد	20000
//	50122	۷۴۳	//	8000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
17فروری24	50123	عبدالرحمان صاحب	اسلام آباد	2000
//	50124	محمد فیصل صاحب	راولپنڈی	1325
//	50125	بشارت حسین صاحب	//	2000
//	50126	آمدن بذریعہ گودام	//	1000
//	50127	ناصر صاحب	راولپنڈی	3500
//	50128	کیپٹن حکم داد صاحب	//	4000
//	50129	محمد سرور وطیبہ سرور	اسلام آباد	1000
//	50130	کیلن	//	7000
//	50131	صدقات	راولپنڈی	30388
18فروری24	50132	میاں فہد محی الدین بانڈے	اسلام آباد	2500
//	50133	آمدن بذریعہ گودام	راولپنڈی	8000
//	50134	صدقات	//	5300
//	50135	ساجد کیانی صاحب	اسلام آباد	10000
//	50136	ڈی ایس پی سعد اسحاق	راولپنڈی	1000
//	50137	افتخار صاحب	//	5000
//	50138	طارق کیانی صاحب	انگلینڈ	20000
//	50139	احمد صاحب	راولپنڈی	1000
//	50140	عدنان صاحب	//	1000
//	50141	فرحان ہارون صاحب	اسلام آباد	30000
//	50142	مسز ارشد	راولپنڈی	5000
//	50143	ایاز انصاری صاحب	//	1000
//	50144	خالد رفعت صاحب	//	1000
19فروری24	50145	صدقات	//	30000
//	50146	۷۵۹	//	16000
//	50147	قیصر صاحب	اسلام آباد	1000
//	50148	مسز ظفر ملک صاحبہ	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19فروری24	50149	طارق بیگ صاحب	راولپنڈی	200
//	50150	مسز صفیہ جواد صاحبہ	//	2310
//	50151	بابر اقبال صاحب	لاہور	2000
//	50152	عائشہ بابر صاحبہ	//	1000
//	50153	مجلہ بابر صاحبہ	//	1000
//	50154	سیف الرحمان صاحب	راولپنڈی	1500
//	50155	مصطفیٰ بابر صاحب	لاہور	2000
//	50156	محمد اقبال صاحب	//	2000
//	50157	عذرا اقبال صاحبہ	//	1000
//	50158	مسز طفیل صاحبہ	//	5000
//	50159	۷۷۲	اسلام آباد	9000
20فروری24	50160	دعا فاطمہ، ابراہیم، منت	راولپنڈی	1500
//	50161	محمد سعید خان صاحب	//	4000
//	50162	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	50163	سید عدنان شاہ صاحب	اسلام آباد	10000
//	50164	طارق محمود صاحب	//	2000
//	50165	عامر حسین صاحب	//	10000
//	50166	نوید صاحب	راولپنڈی	5000
//	50167	محمد ارشد صاحب	//	5000
//	50168	صندوقچی فیض آباد مرکز	//	94720
//	50169	شفاء فاؤنڈیشن	اسلام آباد	20000
//	50170	کامران صاحب	راولپنڈی	600
//	50171	فاطمہ بیگ صاحبہ	//	200
//	50172	جمشید بیگ صاحب	//	200
//	50173	منسوخ	-	-
//	50174	صدقات	راولپنڈی	6250

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21فروری24	50175	محمد رضوان صاحب	راولپنڈی	500
//	50176	طارق بیگ صاحب	//	100
//	50177	عمر صاحب	اسلام آباد	10000
//	50178	محمد حماد صاحب	راولپنڈی	10000
//	50179	راحیلہ نسیم صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	50180	محمد اسحاق صاحب	//	5000
//	50181	حماد یوسف صاحب	//	25000
//	50182	اللہ کے نام	//	2000
//	50183	سجاد احمد صاحب	//	500
//	50184	۷۸۹	//	10000
//	50185	۷۹۱	//	18000
//	50186	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	50187	سیرین ائرلائن	//	6000
//	50188	صدقات	راولپنڈی	68410
22فروری24	50189	صدقات	//	3375
//	50190	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	50191	اسامہ صاحب	//	500
//	50192	ظہیر صاحب	اسلام آباد	600
//	50193	۷۹۲	//	9000
//	50194	سہیل احمد صاحب	//	1100
//	50195	محمد ریاض صاحب	//	250000
//	50196	عامر حسین صاحب	//	50000
//	50197	چوہدری بلال اکبر صاحب	//	200000
//	50198	غزالہ حسین صاحب	راولپنڈی	50000
//	50199	صدقات	//	20030
//	50200	حسن علی ابراہیم صاحب	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23فروری24	50201	انجم الرحمان	اسلام آباد	1000
//	50202	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	50203	رفعت ریاض	اسلام آباد	5000
//	50204	فیضان صاحب	//	500
//	50205	فیاض صاحب	//	2800
//	50206	محمد سلمان صاحب	//	100
//	50207	عبداللہ	راولپنڈی	5000
//	50208	ارشد محمود صاحب	//	500
//	50209	ضیاء الحق صاحب	//	1000
//	50210	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	50211	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	50212	شعیب عالم صاحب	//	1000
//	50213	ناصر صاحب	//	16000
//	50214	سید یاور عباس قاضی صاحب	اسلام آباد	5000
//	50215	محمد قاسم خان صاحب	//	5000
//	50216	صدقات	راولپنڈی	32100
24فروری24	50217	عمران شامی صاحب	اسلام آباد	3000
//	50218	بلال شاہ رخ صاحب	//	2000
//	50219	طارق بیگ صاحب	//	100
//	50220	محسن عزیز صاحب	راولپنڈی	192000
//	50221	گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر	//	150
//	50222	عثمان صاحب	اسلام آباد	1500
//	50223	اسد صاحب	//	500
//	50224	احمد صاحب	//	2000
//	50225	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	50226	میر عجب خان صاحب	//	600
24فروری24	50227	انجم وقار صاحب	اسلام آباد	1000
//	50228	ڈاکٹر آصف صاحب	راولپنڈی	500
//	50229	صدقات	//	53825
//	50230	۸۱۲	//	20000
//	50231	۸۲۳	//	20000
25فروری24	50232	آمدن بذریعہ گودام	راولپنڈی	2700
//	50233	عارف محمود صاحب	//	1000
//	50234	خورشید صاحب	اسلام آباد	25000
//	50235	شکیل احمد صاحب	راولپنڈی	25000
//	50236	راجا قیصر صاحب	//	1000
//	50237	اشفاق احمد صاحب	//	4000
//	50238	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	50239	یوسف محمود بیگ صاحب	//	100
//	50240	زاہد رضا صاحب	//	300
//	50241	مشرف صاحب	//	50
//	50242	شہروز بیگ صاحب	//	500
26فروری24	50243	وقار صاحب	راولپنڈی	1000
//	50244	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	50000
//	50245	مرزا ابراہیم بیگ صاحب	//	5000
//	50246	صوفیہ حیدر صاحبہ	راولپنڈی	150000
//	50247	آفتاب نسرین	اسلام آباد	41000
//	50248	اختر حسین صاحب	//	30000
//	50249	۸۳۵	//	10000
//	50250	سید شاہد احمد صاحب	//	5000
//	50251	ڈاکٹر ریاض احمد صاحب	//	10000
//	50252	۸۳۸	//	9000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
26فروری24	50253	صدقات	راولپنڈی	22980
27فروری24	50254	938	//	9000
//	50255	ایک نیک دل انسان	//	2000
//	50256	ارم عتیق صاحبہ	//	5000
//	50257	ڈاکٹر محمد طارق صاحب	//	2000
//	50258	مسز ڈاکٹر محمد اکرم خواجہ	//	400000
//	50259	رفاقت مسیح	//	670
//	50260	احمد رضا صاحب	اسلام آباد	3000
//	50261	غلام مرتضیٰ صاحب	راولپنڈی	5000
//	50262	۸۴۰	//	20000
//	50263	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	50264	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	50265	عبدالمنان صاحب	اسلام آباد	5000
//	50266	صدقات	راولپنڈی	25235
//	50267	۸۴۵	//	9000
28فروری24	50268	کیمن	اسلام آباد	2000
//	50269	اختر رسول صاحب	//	1000
//	50270	بشارت حسین صاحب	راولپنڈی	2800
//	50271	طارق بیگ صاحب	//	100
//	50272	قاری محمد تاج صاحب	//	500
//	50273	انوارحق صاحب	//	1000
//	50274	محمد زمرد مرزا صاحب	//	2000
//	50275	اسما مرزا صاحبہ	//	1000
//	50276	مارخ صاحبہ	//	500
//	50277	محمد شعیب صاحب	//	5000
//	50278	محمد صالحین مغل صاحب	اسلام آباد	75000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
28فروری24	50279	لیفٹننٹ کرنل (ر) طاعت علی رفیق صاحب	راولپنڈی	4000
//	50280	امجد جاوید صاحب	//	1000
//	50281	صوبیدار محمد نواز صاحب	//	5300
//	50282	نبیلہ وحید صاحبہ	//	10000
//	50283	ماجد صاحب	//	500
//	50284	محمد ایان صاحب	//	2000
//	50285	سید محمد نثار حیدر صاحب	//	50000
//	50286	طاہر صاحب	//	10000
//	50287	صدقات	//	23625
29فروری24	50288	محمد اسلم صاحب	اسلام آباد	5000
//	50289	عشرت یاسمین صاحبہ	//	5000
//	50290	فرحان اسلم صاحب	//	5000
//	50291	علی حیدر صاحب	//	2000
//	50292	سعدیہ عمران صاحب	//	5000
//	50293	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	50294	زیب النساء صاحبہ	//	100
//	50295	کشور رحمٰن	//	10000
//	50296	خواجہ ہاشم صاحبہ	//	1000
//	50297	شاہ زین خان صاحب	میانوالی	500
//	50298	عمر صاحب	-	5000
//	50299	ظہیرالدین بابر صاحب	راولپنڈی	100000
//	50300	طاہر ضیاء صاحب	//	3000
//	50301	پروفیسر طارق محمود صاحب	اسلام آباد	5000
//	50302	نعیم ارشد صاحب	//	1000
//	50303	معظمہ قدیر	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
29فروری24	50304	پرویز اختر صاحب	راولپنڈی	20000
//	50305	فاروق صاحب	اسلام آباد	5000

حسابات فیض آباد بابت ماہ مارچ 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
یکم مارچ24	50306	ڈائمنڈ سینٹری	راولپنڈی	2000
//	50307	محمد انار صاحب	//	5000
//	50308	حسن صاحب	//	5000
//	50309	کیپن	اسلام آباد	2000
//	50310	زبیر صاحب	//	500
//	50311	صدقات	راولپنڈی	12255
//	50312	اسد صاحب	//	2000
//	50313	عادل صاحب	//	1000
//	50314	غلام مجتبیٰ صاحب	//	100
//	50315	بشارت احمد صاحب	//	1000
//	50316	ارشد صاحب	//	1400
//	50317	سیما خان صاحبہ	اسلام آباد	50000
//	50318	عبدالرقیب صاحب	//	300
//	50319	محمد کامران صاحب	//	2650
//	50320	ساجد صاحب	راولپنڈی	2000
//	50321	گل فرید صاحب	//	4000
//	50322	راجا مدثر مبارک صاحب	//	5000
//	50323	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	50324	محمد فیصل جیلانی صاحب	لاہور	10000
//	50325	برائے ایصال ثواب والدین عبید غفور	کشمیر	500
//	50326	محمد حسنین صاحب	راولپنڈی	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
یکم مارچ24	50327	مصدق صاحب	راولپنڈی	10000
//	50328	محمد شیروز صاحب	//	2000
//	50329	مقبول الٰہی صاحب	اسلام آباد	5000
//	50330	والدین مقبول الٰہی صاحب	//	1200
//	50331	محمد ایان صاحب	راولپنڈی	1700
//	50332	امجد سلیم صاحب	//	1000
//	50333	خواجہ شائق تنویر صاحب	//	100000
//	50334	ابرار الحق صاحب	اسلام آباد	3000
//	50335	محمد جنید صاحب	//	4000
//	50336	صدقات	//	25750
//	50337	۸۷۵	//	9000
//	50338	۸۷۶	//	9000
2مارچ24	50339	ظفر صاحب	اسلام آباد	6000
//	50340	فرخندہ اکرم صاحبہ	راولپنڈی	500
//	50341	گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر صاحب	//	150
//	50342	محمد مشتاق علی صاحب	//	10000
//	50343	۸۸۱	//	10000
//	50344	Kids and Kids	//	500
//	50345	عبدالرحیم صاحب	//	1000
//	50346	مسز صفیہ جواد صاحبہ	//	500
//	50347	محمد نواز صاحب	//	1000
//	50348	غلام سرور صاحب	//	1000
//	50349	میڈم فرزانہ صاحبہ	//	1000
//	50350	منصور اکبر کنڈی صاحب	اسلام آباد	100000
//	50351	شہناز شریف ہاشمی	//	45000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
2.مارچ24	50352	ایم اے ہاشمی صاحب	اسلام آباد	5000
//	50353	بشارت حسین صاحب	راولپنڈی	1750
//	50354	طارق بیگ صاحب	//	100
//	50355	ہدیل عمر صاحب	//	12000
//	50356	علی صفوان صاحب	اسلام آباد	50000
//	50357	نعیم صاحب	//	2500
//	50358	عبداللہ صاحب	//	500
//	50359	شبیر احمد حقی صاحب	راولپنڈی	1350
//	50360	سجاد صاحب	//	500
//	50361	صدقات	//	7510
//	50362	بریگیڈیر طارق صاحب	//	40000
//	50363	زاہد صاحب	//	500
3.مارچ24	50364	ایک نیک دل انسان	راولپنڈی	5000
//	50365	آمدن بذریعہ گودام	//	1100
//	50366	عثمان صاحب	//	2000
//	50367	سہیل صاحب	//	3000
//	50368	سعدیہ دانیال صاحبہ	اسلام آباد	2000
//	50369	دانیال حنیف صاحب	//	3000
//	50370	فہد سہیل صاحب	راولپنڈی	25000
//	50371	فائق سہیل صاحب	//	25000
//	50372	فوجدار خان عباسی صاحب	اسلام آباد	60000
//	50373	کرنل پرویز اختر صاحب	راولپنڈی	150
//	50374	نجمہ سعید	USA	20000
//	50375	محمد عبداللہ صاحب	اسلام آباد	100
//	50376	عبداللہ صاحب	//	500
//	50377	صدقات	//	34087

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
4.مارچ24	50378	عبداللہ صاحب	اسلام آباد	2000
//	50379	محسن صاحب	راولپنڈی	10000
//	50380	کامران صاحب	//	1100
//	50381	محمد زبیر صاحب	//	6625
//	50382	عمران ارشاد صاحب	//	30000
//	50383	محمد امین صاحب	//	30000
//	50384	مسز تسنیم نازمین	//	500
//	50385	منصور خان صاحب	اسلام آباد	1000
//	50386	ظفر صاحب	راولپنڈی	1000
//	50387	عبدالغفار صاحب	اسلام آباد	1000
//	50388	ایک نیک دل انسان	//	5000
//	50389	سٹاف مندرہ مرکز	راولپنڈی	12000
//	50390	اخلاق حسین صاحب	//	10000
//	50391	PC STORE	اسلام آباد	7000
//	50392	ابرار الحق صاحب	//	2000
//	50393	سرین ائرلائن	//	11500
//	50394	محمد شبیر عباسی صاحب	//	30000
//	50395	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	50396	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	50397	ڈاکٹر مظہر عباسی صاحب	مری	1000
//	50398	منظور صاحب	-	200
//	50399	عدین، عفت عدنان	راولپنڈی	500
//	50400	صدقات	//	76805
5.مارچ24	50401	حسن صاحب	//	3000
//	50402	طارق بیگ صاحب	//	100
		(جاری)		

صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد ایف ٹی ٹی آئی کے کامیاب طلباء میں اسناد تقسیم کر رہے ہیں۔

HASSAN GROUP OF DENTISTRY

حسن
ڈینٹل کیئر سینٹر

Qualified Staff | Complete Sterilization | Latest Technology

Hassan DENTAL

HASSAN DENTAL CARE CENTRE (PVT) LTD.

0336-9539786, 0336-9639786, 0336-4639786, 0333-1643786
0333-1523786, 0333-1643786, 0333-1631786, 0333-1584786

Surgery 1&2	Surgery 3	Surgery 4	Surgery 5&6	Ali Dental X-Ray	OPG Centre
Saidpur Road, Opp. Anique CNG Rawalpindi 051 - 4844081 0333-5122195	Saidpur Road, Opp. Total Petrol Pump Rawa pindi, 0313-4844081 0300-9737536	K-2 Plaza, I-9 Markaz, Islamabad 051 - 4440179 0321-5300959	Bahria Town, Phase 4, Civic Centre, Bahrain Complex, Near KFC 051 - 5730673 0302-8949721	Saidpur Road, Opp. Anique CNG Rawalpindi 051 - 4844081 0333-5299552	Flat # 1, 1st Floor, Aftab Plaza, Saidpur Road, Rwp. 0333-5079679 0306-6813339

http://www.phonebook.com.pk/HASSANDENTISTRY.com

Join us on Facebook: HassanDental

Monthly Faiz-ul-Islam (Reg #. NPP-043)

صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد ایف ٹی آئی کے کامیاب طلباء میں اسناد تقسیم کر رہے ہیں۔